

جهان کے فضل عشق و عقتید عزم حوصلہ اور جرأت است تقاضی عقری شخصیت، اس لئے بحث مناظر، مکالمہ مبارکہ کیتی تباہ، میدان بیچ قلعے اپرائی افسوس کے شہ سوار، جادہ تصلیب و تقویٰ کے رہ ہر کج نما، الماناظرین شیر یشہ اہلست ہر اسرائیلی حضر کے مناظر، مکالہ اور تحریر ایش پر دنال شکن، ایمان افروز و ہدایت صلحیت، مدل بہر بن، یا یک قیمتی ملی دستاویز طلبینگدہ و ہلکیت و خودیت پر بربیق خاڅف، بیکر چکنے کے لاءِ اذکار و لفاظ، کے اعلیٰ معنیاز بدمستحکم گردیدن والے،

مُلِّيَّونَ وَمُنَاطِرَينَ أَهْلِسُّنَّةَ وَأَهْلَمُّسْلِمِينَ كَأَيْمَانِ قَوْبَكُوكَ كَأَيْمَانِ رِشَافَكَخَشَبَرَ الْدَلِيلِ كَشَا جَنَّمَكَشَا زَنْدَهَ جَوَادِمَضَامِينَ كَكَائِسَأَيْكَلُوكَيْدِيَا

فَادِيٌ
وَبِحُجَّةٍ
وَرَحْمَةٍ
وَجَاهَتْ لِفْتَهْ

||r—o—r||

مُسَمِّیٰ بنَام تاریخِ خُتْبَہ

عہ امام المذاہرین

نَهْوَنَهُ شَدَّتْ حَضُورَتِي عُمْرٌ وَعَلِيْحَضُورَتِي حَلِيفَهُ مَجِيدَأَعْظَمَ دِينِ مَلَكَتْ مُخَاطِبٌ بِهِ وَلِدَمَرَاقِفَهُ أَزْحَضُوا عَلِيْحَضُورَتِي
نَاءِبُ شَيْخُ خَدَا مُنَاظِرَأَعْظَمُ عَلَى الْأَطْلَانِ تَاصُرُ الْأَسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ غَيْطُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُرَتَّبِينَ
كَنْ الْكَرَامَتْ حِبَالْإِسْتِقَامَتْ

حضرموظ راعی سندھ اعلیٰ حضرت شیر پریشہ امیں

بادگار غافل، عمدة السلف، پیشوائے اہلسنت شہزادہ مظہر علیحضرت، جانشین، بیرونیہ اہلسنت زیریں زینت آستانہ عالیہ شریفیہ

الْمُؤْمِنُ بِهِ مَعْصُومٌ ارْضَانِ شَفَاعَةٍ عَلَيْكُمْ يَوْمَ حُشرٍ
شَهِرٌ لَّمْ كُونُوا إِلَيْهِ مُعْتَادٌ مَّا يَعْلَمُونَ

اعظم پیغمبر اکرم

نبیة خوازمی عالی اخترنٹ ولیان الائچا ایڈا اسوارم محمد فرید زان رعایل صاحب قبلتی آندازی شیوه نکنیا ہیئت شریف

كاشر

مُكْتَبَةُ حَشْمَانِيَّةٍ

مَذَارِعَةٌ

بِقَمِ حَضُورِ شَيْرِ بَشِّهِ الْمَسْنَتِ مَظَاهِرِ اَسْرَى لِتَخْرِصِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ

اس بندہ بزرگیہ خدا کا نام لیا جانا ہے، سکرول سے کہہ دو کہ اپنے کافوں کے سوراخوں میں انگلیاں گھیٹ لیں، ورنہ ان کے کافوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔ حادوں سے جتاد کہ اندھے بہرے بن جاؤ ورنہ اس کے مبارک نام کی ہیئت سے تمہارے کلیجے شق ہو جائیں گے۔ وہ کون ہے؟ ہاں، ہاں!! وہ ہے جو کلینیزہ مسلم یادگارِ ذوقِ فقیر، اسکی ایک ایک جملہ صولت فاقہ کیا پتو، بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ و مل کا سچا عاشق، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا نائب سلطان الامراء خواجہ غیر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا جاہشین، وہ دینِ سنت کا حامی، اسلام کی بُنْتیاں دوں مُوضَبُوط کر دینے والا، کفر کے قلعوں کو ڈھان دینے والا، حاملِ وائے قادریت، محل بارگاہ غوثیت، صاحبِ حجت قاہر، آیاتِ الہیہ بابرہ، مجده مآہ حاضرہ، ہمیڈت طاہر، مظہر جلال الہی، ائمۃ جسمان صطفوی، وارث امام اعظم، شیر دلیر شیر غذا، اسلام و سینت کے خوشید رختاں، عالم کے بدر تباہ جس نے دنیا تے اسلام کو خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ و مل کی پی عربت و عظمت، پی الفت و محبت کے جلوے دھنادیئے۔ ہر گمراہ بد منصب، ہر مرتد بے دین کی ضلالت و خباثت کے پرچے اڑا دیئے۔ ہر باطل پرسی کے جھوٹ دمدمے مٹا دیئے، مسلمانان اپنی سنت کو الحب فی اللہ ابغض فی اللہ کی شرط بور کے پسلختے ساغر پلا دیئے، لاکھوں مسلمانوں کو سلح کلیت کے ہنوم سے بجا کر اسلام سُنیت کی سراطِ ستریم پر ان کے قدم جمادیئے۔
سیدنا و مرشدنا و ملاذنا و معاذنا و کنزنا و ذخرا نا الیہ من وغاینا

اعلیٰ حضرت سریم اکبر مولیٰ حاجی فارمی مفتی لینا محمد احرار خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مُوْتَّقُ اللہِ اَسْلَامُ وَ مُسْلِمُوْنِ برکاتہم

اللہ تعالیٰ اس کا بول بالا کرے، اس کے اعداء کا منہ کالا کرے، اس کے غلاموں کی نصرت غیریہ سے فرمائے، ہم کو اس کے مبارک قدموں پر قربان کر دے، قیامت کے دن ہمارا حشر اس کے گروہ میں کرے، اسکے پیچھے پیچھے ہم کو بھی جنہیں میں داغ کرے، اس کی اولاد میں وہ چار غوث و شفیع اکرم و ہمیشہ روشن و تباہ کرتے رہیں اور نور الہی کے بھانے والوں کی سرکوبی کرتے رہیں۔ آمین۔
(ما خودا ز: راد المہند و فتاویٰ حشمیتی)

نذر عقیدت

من فیکو اللہ ان محنت م حضور نظر ہے علی چھست رشیر بیشہ اہلسنت حب انصفی کشیہ شریہ اسلام اشغیم الملة
وصاف لجیب حضرت مولینا مولی حقطاقری مفتی علام ابو الفضل

محالب صاحب محبوب علی خیل اصحاب قبلہ

قادری برکاتی رضوی مجددی الحسنی
مفتی اعظم ریاست پیالہ مفتی شہزادی

پروردہ شیر بیشہ اہلسنت حج علم و حکمت غیم سینیت مایہ وہابیت و خدیث ندویت دیوبندیت ولیگیت

حب انصفی علیہ وحی مفتی جاودہ

اطیب العلم حضرت علام مولینا مفتی

ابوطاہب محمد طیب صاحب قبلہ

صلیقی قادری برکاتی قاسمی داناپوری

علیہ الرحمۃ والرضوان

ارمن اعقتید

جانشین منظر علیحضرت عالم العلماء افق الفقهاء اصحاب المذاهب الائقیا امام المناظرین عنین ظالمناقیسین المرتدين

حضور مشاہد ملت

حضرت علامہ مولیین مفتی الحاج الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی ضوی شمشتی علیہ الرحمۃ الرضوان

و

زبدۃ العارفین عمدة الکملین، عاشق ربانی عارف ملت بر ق شمشتیت برگردن وہابیت دیوبندیت

شہزادہ حضور ناظم علیحضرت حضرت علامہ مولیین مفتی الحاج الشاہ

ابوسلم احمد مشہود رضا خاں صاحب قبلہ

قادری برکاتی ضوی شمشتی علیہ الرحمۃ الرضوان

و

عمق الحفاظا چراغ خاندان برکات عکس ترن حضور ناظم علیحضرت

حضرت علامہ فطا قری

محمد سکری رضا خاں صاحب قبلہ

قادری برکاتی ضوی شمشتی علیہ الرحمۃ الرضوان

تکمیل عزائم جز کے زیر سایہ کرم طے پائے

یعنی

منچھ فیض و برکت معدن علم و حکمت حرمی اسنڈیاں کفر و ضلال استافت حب و ہابیت صلح و حکمیت
شہزادہ حضور مظہر عالیٰ حضرت سینوں کی شان، شیر ہند و نتافخ کشمکشی شمشیر
حضرت علام الحاج الشاہ فقیٰ محمد ادریس رضا خاں احباب قبلہ قادری برکاتی ضمیح شمشیر
دامت برکاتہم اقدسیہ

و

نبوذ سلف فتح خلاف رزینہ تآریخ محدثینت حب و کشف کرامت ہادم قصر و ہابیت دیوبندیت عدو و حکمیت
شہزادہ حضور مظہر عالیٰ حضرت مفتی اعظم پیلی بھیت شریف
حضرت علام ولینہ الحاج الشاہ ابو نجیح محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی ضمیح شمشیر
دامت فیوضہم المسربی

و

واقف روز شریعت طبقت رہا شریک اعلیٰ حضرت علمبردار سینی مقبول بارگاہ قادریت
شترکن نجیدیت دیوبندیت شمن و ہابیت صلح و حکمیت شہزادہ حضور مظہر عالیٰ حضرت
ناصر الاسلام و امامین جنینہ زمان شکوہ العالیین
حضرت علام الحاج الشاہ فقیٰ محمد ناصر رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی ضمیح شمشیر
دامت برکاتہم اقدسیہ

مولیٰ تبارک تعالیٰ اپنے حبیب حبیب روح کے طبیب الیٰ تعلیٰ اعلیٰ عیسیٰ آللہ و ہم کے طفیل
ان حضرات کے سنت احمد شریعت کو حتم الہست پڑھیں اور فیتکے تھا دراز سے دراز فرمائے
آمین بجاہ انسبیٰ لا میں ان کریم علی عیسیٰ آللہ صحوح القبلہ و تسلیم

ساجد تری سر کار میں ہیں دل بھی جگر بھی

اَرْخَنْدُوْمَنْجَهِرِ اِلْيَحِىْسَتِ رَشِيْرِ شَاهِ شِلْ مُنْدَثِ رَضِيِ اللَّهُ تَعَالَى اَعْنَى

ہے عرش تیرا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی
سجدے کوتے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
دیکھے ترا جلوہ تو رُپ جائے نظر بھی
تلوے ہیں ترے غیرت خور شک قمز بھی
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خربھی
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بربھی
ساجد تری سر کار میں ہیں دل بھی جگر بھی
ٹل جائے گا سونج بھی مقابل سے قمز بھی
قبضہ میں ترے ارض سما خشک بھی تر بھی
سگ ہوں ترا محتاج ترا دست نگر بھی

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر برجی

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی
جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد
چہرہ ہے ترا آنکیت حسن الہی
کیا وصف ترے چہرہ انور کا ادا ہو
حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
بحتے ہیں تے ڈنکے فلک عرش بریں پر
سرداروں کے سرخ ہیں در پاک پہ تیرے
ذ رہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
بھر دے مری جھولی کنو اسون کا تصدق

۱	ظُنْنَابِدْوَانِ	۳۹	تا	۲۲
۲	ظُنْنَافِرِوزپور	۶۳	تا	۷۳
۳	ظُنْنَالْكَهْنَوْ (خبر)	۷۵	تا	۷۸
۴	ظُنْنَابِمَبَّیِ اول	۷۹	تا	۹۰
۵	ظُنْنَابِادِرہِ اول	۹۱	تا	۱۲۳
۶	ظُنْنَارَانِیِ	۱۲۵	تا	۱۵۲
۷	ظُنْنَانُوساریِ (خبر)	۱۵۳		
۸	ظُنْنَابِادِرہِ دوم	۱۵۵	تا	۱۷۳
۹	ظُنْنَاماَلِیگاَوِلِ	۱۷۷	تا	۲۷۸
۱۰	ظُنْنَابِمَبَّیِ دوم	۲۸۱	تا	۲۸۷
۱۱	ظُنْنَابِرَلِیِ اولِ (خبر)	۲۸۸		
۱۲	ظُنْنَاسِجَلِ	۲۹۱	تا	۳۷۱
۱۳	ظُنْنَاكَانپورِ (خبر)	۳۲۲	تا	۳۷۶
۱۴	ظُنْنَانِگونِ اول	۳۲۹	تا	۳۸۷
۱۵	ظُنْنَانِچندوَسِ (خبر)	۳۸۸	تا	۳۹۰
۱۶	ظُنْنَانِگونِ وِمَانِڈِ لے دوم	۳۹۳	تا	۳۰۳



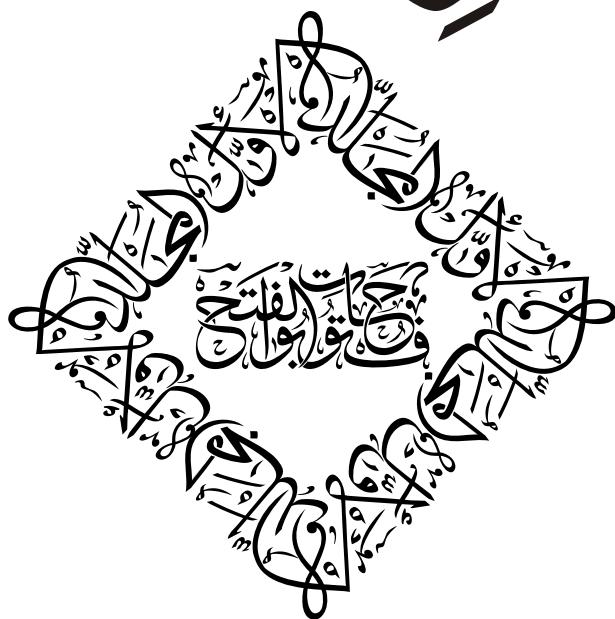
منقبت حضوراً علیٰ حضرت رہبران حضور مظہر علیٰ حضرت

نجہلہ ہے عرب بہند میں ڈنکاتیرا
 جھوٹ میں عمل اغصہ بہ علیا تیرا
 سایہ غوث و ری اسیہ والا تیرا
 کعبے والوں سے کوئی اُچھے لے رتبہ تیرا
 پر تو خن بنی جبلہ زیر باتیرا
 غوث اعظم کی حفاظت میں ہے بنہ تیرا
 و تاری چاند وہ پیارا ہے اجالا تیرا
 گل باغ نبوی واہہ کنا تیرا
 مودیدار رضا فاہ بالصلیب باتیرا
 غوث اعظم ہے تراپا ہنے والا تیرا
 پر تو خن دافع ہے حملہ تیرا
 لغون صور پھنکا یا لگان فرہ تیرا
 جب کسمی اٹھ گیے حسیدی نیزہ تیرا
 بر قہ خن بکر خوار ہے خمنا تیرا
 ہیں تیپتے بھالا کیا اچھا ہوا راتیرا
 نذر میں آیا ہے حپاری کی مینا تیرا
 دیر سے آس لگئے ہے یہ شیدا تیرا

اس عہدِ نبوی پھی کرم کی ہو نظر!
 بدھی پوری ہے توہ کستاتیرا

وادیاً سلم ہے اے حضرت علیٰ تیرا
 ادھی آنکھوں نظر کیا ترا پایا آئے
 سائیہ صفوی حضرت غوث لاثت لیئے
 چلتے ہیں اتھیں تھے ماہوئے ناقث مہاڑ
 آئے لجم سال نبوی کا پریے
 کیوں بیکھ سے دیں ہیں بوقتے درک غلام
 حبکہ کاٹھی ترے لور سبز ملسا
 چمن طبیب کی نوبیوں میں گلشن میں تیرے
 ہٹپا کر تجھے دیدار بی کا پریے
 غوث اعظم پذلتو ہوا حب ادل سے
 مرگیا کنہرو اکھ کا ہر بچہ بتیم
 کفر کے شاعر گر کھنکے جگھے بھی پٹے
 سرنگوں ہو گئے کفے کے فراوات میا
 کہہ دعا کے کچھاں کی منایں آجھیرا
 تو گلابیہ ملجم میں پر دعا تیرے
 اپنی رحمتیے لے کر قبول اے پیارے
 میرے آقے امیرے دلماجھے کلراں جئے

فَهِرْسَتٌ



برائے ایصال ثواب

خلیفہ شیر بیشہ المسنّت فدائے مظہر اعلیٰ حضرت علمبردار مسلک علیحضرت
صوفی باصفاء الجناب حضرت الحاج عبد المصطفیٰ احمد عمر ڈو شمشتی علیہ الرحمہ
و محترمہ حسن امینہ ڈو شمشتیہ

منجانب

عاشق شیر بیشہ المسنّت فیض یافیہ میکدہ شمشتیہ

محیر المسنّت جناب الحاج ہارون احمد عمر ڈو سا صاحب شمشتی زید حبہ



صفحت	مضامین	نمبر شمار
۳۰	مولینا محمد فراز ان رضا خاں صاحب حشمتی پیش لفظ	۱
۳۵	مقدمة مولینا فاران رضا خاں صاحب حشمتی	۲
تفصیلی فہستہ مناظرہ ہلدوانی		
۵۱	عقائد وہابیہ دیابنہ پر علماء حر میں طیبین کا فتویٰ	۱
۵۱	وہابیہ دیابنہ کے چند عقائد کفریہ باطلہ	۲
۵۲	ابحاث مناظرہ	۳
۵۲	مبادیات مناظرہ	۴
۵۳	حضور اعلیٰ حضرت پر بہتان اور اس کا جواب	۵
۵۴	اہلسنت کی پہلی فتح اور دیوبندی مناظر کا اعتراف جرم	۶
۵۴	خام سرائی کا اپنے مناظر کی نا امیت کا زبانی اقرار اور خود مناظرہ کرنے کا اصرار	۷
۵۶	”مغیبات“ کے اعراب پر گرفت اور دیوبندی مناظر کی تخفیج جہالت	۸
۵۷	رسالہ دیوبندی مناظر کا میدان مناظرہ سے بین فرار	۹
۵۷	۶ ماہ بعد خام سرائی کے شاگرد کا جھوٹا فریبی چیخ	۱۰
۵۸	حضرت شیر بیشہ اہلسنت کا مناظرہ کا چیخ قبول کرنا اور دیوبندیت کا دم خشک ہو جانا	۱۱
۵۸	دیوبندی مناظر کا فرار مع تحریری اقرار	۱۲
۵۹	مناظرہ ہلدوانی کے واقعات حضرت محبوب ملت کے قلم سے	۱۳
۵۹	حضور اعلیٰ حضرت نے خود اپنی جگہ حضرت شیر بیشہ اہلسنت کو مناظر منتخب فرمایا	۱۴
۵۹	موضوع مناظرہ	۱۵
۶۰	فتح کی خوشی میں اجلاس	۱۶
۶۰	جوہوٹے معبود کے عابدوں کا ایک اور جھوٹ	۱۷
۶۱	حضور اعلیٰ حضرت نے ابوالفتح کے لقب سے نوازا	۱۸
۶۱	حضور اعلیٰ حضرت نے سینہ سے لگایا اور جبہ و عمامہ عطا فرمایا	۱۹
۶۱	حضور اعلیٰ حضرت کا فرمان مبارک، حشمت اعلیٰ میر اروحانی بیٹا ہے	۲۰

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۱	پنجاب میں حمایت اسلام آریوں کا خش فرار	۲۵
۲	جنتہ الاسلام مولینا حامد رضا خاں صاحب قبلہ کا حضور مظہر علیٰ حضرت کو پنجاب مناظرہ کیلئے بھیجننا	۲۵
۳	حضور مظہر علیٰ حضرت کی بے مثال تقریر اور وہابی غیر مقلدوں میں کھلبانی	۲۷
۴	محمد اسماعیل اہل حدیث کا حضرت کو مناظرے کا چلتیح حضرت کا بلا شرط مناظرہ کی تیاری کی تحریر	۲۷
۵	شیرا علیٰ حضرت کا تہبا بغیر کسی کتاب کے وہابیوں کے گھر میں تشریف لے جانا	۲۸
۶	مولوی عبدالرحیم مکھوی شاہ سے مناظرہ	۲۸
۷	لقطہ "سنۃ والجماعۃ" پر حضور شیر بیشہ سنۃ کا پراطف تعاقب	۲۸
۸	شخص معین کی تقید پر حضرت کا منطقی اعتراض	۲۹
۹	سو سارا اور مینڈر کی تمثیل سے تقید شخص پر لا جواب تقریر	۲۹
۱۰	سولہ سوالات اور دس مسائل نقہبیہ سے مکھوی شاہ کا فرار	۷۰
۱۱	اہل حدیث کہنے والوں کو صحیح حدیث یاد نہیں	۷۱
۱۲	مثنوی مولینا روم میں الحاق	۷۱
۱۳	حضور غوث پاک کی کتاب "عنیۃ الطالبین" سے غیر مقلد مولوی کا اعتراض اور اس پر دندان شکن مسکت جوابات	۷۱
۱۴	حضور مظہر علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری تقریر اور مکھوی شاہ کا جواب سے عجز	۷۲
۱۵	دیوبندی دھرم میں عورت کا دودھ جائز	۷۳
۱۶	دعا اور فتح میں پرمناظرے کا اختتام	۷۳
۱۷	سینیوں کا شہر فیروزپور میں جلوس فتح	۷۳
۱	علم ما کان و ما یکون پر عبد الشکور کا کوروی سے مناظرہ مقرر	۷۷
۲	اشتعلی تھانوی اور شیدا حمد گنگوہی کی عبارات کفریہ پر کا کوروی کا سکوت و عجز	۷۷
۳	دوسرے روز کا کوروی کا میں فرار	۷۷

نمبر شمار	مضایں	صفحت
۲	عرض مرتب	۷۸
۱	مبلغ دہابی کا جدیداً حوال فساد	۸۱
۲	خط اول مخابنگ مولوی عبدالشکور کا کوروی	۸۱
۳	خط اول مخابنگ اہلسنت	۸۳
۴	خط دوم مخابنگ عبدالشکور کا کوروی	۸۳
۵	جواب خط دوم مخابنگ اہلسنت	۸۲
۶	آخر وہ فرار ہو گئے	۸۵
۷	دیوبندیوں کا سفید جھوٹ	۸۶
۸	مردوں کے سامنے آئیے	۸۷
۹	مولوی عبدالشکور کا کوروی کی جہالت کا پرده فاش	۸۸
۱۰	تازہ فرار	۸۹
۱	مناظرے کے اسباب	۹۳
۲	حضرت شیرپیشہ اہل سنت کا مدرسہ مسکینیہ دھورا ہجی میں بطور صدر مدرس تقرر	۹۳
۳	غیر مقلدوں کا بجھوری مناظرہ کرنے کا اقرار	۹۳
۴	مناظرے کے مختصر حالات لقلم حضور محبوب ملت	۹۳
۵	حضرت شیرپیشہ اہل سنت کی پہلی تحریر	۹۵
۶	تین بیوادی سوالات اور مولوی شمار اللہ کا ان سے گریز	۹۵
۷	حضرت شیرپیشہ اہل سنت کی دوسری تحریر	۹۶
۸	رشیدیہ نہ قرآن عظیم ہے نہ صحاح سنت	۹۶
۹	مدعی اور سائل کی تقریر پر اباحث	۹۶

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۱۰	حضرت شیرپیشہ اہلسنت کی تیسرا تحریر	۹۷
۱۱	مولوی شمار اللہ کا سوالات سے گریز	۹۸
۱۲	حضرت شیرپیشہ اہلسنت کی چوتھی تحریر	۹۹
۱۳	”سوائے خدا کے علم غیب کسی مخلوق کنہیں“ مولوی شمار اللہ کے اس عقیدے کے باطل پر قرآن مجید کی آیت سے استدلال	۹۹
۱۴	اسامیل دہلوی کی کتاب ”صراط مستقیم“ کی ایک خبیث عبارت پر سوال	۱۰۰
۱۵	”تفویہ الایمان“ کی عبارات ملعونہ پر سوال	۱۰۰
۱۶	مولوی شمار اللہ ہی کے ایک رسالہ سے غیر مقلدوں اور دیوبندیوں میں عقیدت اتحاد کا اثبات اور پھر دیوبندیوں کے مولویوں کی کفریہ عبارت پر سوالات	۱۰۱
۱۷	مولوی شمار اللہ کا دیوبندیوں کے اقوال کفریہ سے پلہ جھاڑنا	۱۰۳
۱۸	حضرت شیرپیشہ اہل سنت کی پانچویں تحریر	۱۰۵
۱۹	مولوی شمار اللہ کا آٹھ سوالات سے فرار کا ذکر	۱۰۵
۲۰	ذلتی و عطائی کافر قورنہ آیتوں کا آیتوں سے تکرانا (معاذ اللہ)	۱۰۵
۲۱	ملاعی قاری رحمۃ اللہ کی عبارت کا جواب	۱۰۵
۲۲	اکرموا اخاکم کی وضاحت	۱۰۵
۲۳	مولوی شمار اللہ کے ذکر کردہ اشعار سے اسی کے خلاف استدلال	۱۰۶
۲۴	آیتوں کو آیتوں سے لڑوانے پر مولوی شمار اللہ کا جاہل نہ جواب	۱۰۶
۲۵	حضرت شیرپیشہ اہلسنت کی چھٹی تحریر	۱۰۸
۲۶	ان سوالات کا اعادہ جن کو مولوی شمار اللہ نے ہاتھ تک نہ لگایا	۱۰۸
۲۷	”بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے“، ”تفویہ الایمان“ کی اسی عبارت کی باطل تاویل پر سوالات	۱۰۹
۲۸	بیٹی اور باپ کی تمثیل کی تصحیح	۱۰۹
۲۹	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ادب اور غیر مقلدین زمانہ کی ستم زوریاں	۱۰۹
۳۰	احکام قرآن مجید اور غیر مقلدین	۱۰۹
۳۱	آیتوں کو آیتوں سے لڑوانے والے جواب پر حضرت شیرپیشہ اہلسنت کا شاندار خطاب	۱۱۰
۳۲	بریلی کے پاگل خانے پر طنز کا عمدہ جواب	۱۱۰

صفحت	مضامين	نمبر شمار
۱۱۰	آیتوں میں رفع تعارض کا طریقہ	۳۳
۱۱۱	”نمaz میں حضور کے خیال کو الخ والی عبارت کی فاسد تاویل کا عدمہ جواب	۳۴
۱۱۱	تعزیف سے تو ہیں ختم نہیں ہوتی	۳۵
۱۱۱	اہل حدیث کہنے والے علم معانی کو کیونکر دلیل میں لاسکتے ہیں جبکہ وہ نہ قرآن ہے نہ صحاح ستہ	۳۶
۱۱۱	غیر اللہ سے استمداد و استعانت پر مولوی شناور اللہ اور اسما علیل دہلوی میں تخلاف	۳۷
۱۱۲	لفظ ”میں“ اور ”سے“ کے درمیان فرق	۳۸
۱۱۲	بارگاہ ایزدی میں عرضیہ	۳۹
۱۱۳	مسلمانوں کو حجۃ البُرُوح نے والا بیان	۴۰
۱۱۳	آیات مشتبہ للغیب اور آیات نافیہ للغیب میں غیر مقلد مولوی کی نہایت جاہلانہ تطبیق	۴۱
۱۱۶	حضرت شیریشہ اہلسُنت کی ساتوں تحریر	۴۲
۱۱۷	چالیس سوالات کی مختصر فہرست	۴۳
۱۲۰	ہم کا فربناتے نہیں جو کافر ہو جاتا ہے اُسے کافر بتاتے ہیں	۴۴
۱۲۳	امام ججت	۴۵
۱۲۳	فتح مناظرہ پادرہ پر سید قطب الدین تیغہ بڑودہ کی نظم	۴۶
۱۲۷	ابتدائیہ	۱
۱۲۷	دارالعلوم منظر اسلام کے وفد کا تذکرہ	۲
۱۲۸	حضور مظہر علی حضرت کی سورت تشریف آوری	۳
۱۲۸	حضور مظہر علی حضرت کا منشی عمر خاں کو پیغمبَر مناظرہ	۴
۱۲۸	وہابیوں کی مسجد کو شیریشہ اہل سنت کا مناظرہ گاہ بنالینا	۵
۱۲۸	مناظرہ پادرہ کا تذکرہ	۶
۱۲۹	وہابیوں کا یاپویس المدد کا نعرہ لگانا	۷
۱۲۹	درجگلی اور کاکروی کاشیست کے سامنے آنے سے صاف انکار	۸

نمبر شمار	صفحت	مضامین
۹	۱۲۹	اہل سورت کا دیوبندیوں کو چندہ بند کرنے کی دھمکی پر مجبوراً مناظرے کو آنا
۱۰	۱۳۰	وہابیوں کا تحریری مناظرے سے انکار
۱۱	۱۳۰	حضرت شیربیشہ آہلسنت کا دیوبندیوں کے کفر پر حفظ الایمان "کی عبارت سے پہلا دعویٰ
۱۲	۱۳۱	دوسرा اور تیسرا دعویٰ "الاماد" کی عبارتوں پر
۱۳	۱۳۱	چوتھا پانچواں دعویٰ "براہین قاطعہ" کی عبارات پر
۱۴	۱۳۲	"شرح موافق" شریف کی عبارت پر حضور مظہر علیٰ حضرت کی تشریح
۱۵	۱۳۲	"المہمنَّ" کے رد میں حضور مظہر علیٰ حضرت کی مختصر مگر اہم بحث
۱۶	۱۳۳	عبارات "بسط البنا" کا تعاقب
۱۷	۱۳۳	عبارات حفظ الایمان و بسط البنا کا تمسخرانہ انداز میں روشنی
۱۸	۱۳۴	"الاماد" کی کفری عبارت پر شاندار بحث
۱۹	۱۳۵	راندیری صاحب کی بحث سے عاجزی
۲۰	۱۳۶	حضور سید نافاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پتوہین رسول کے الزامات
۲۱	۱۳۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت
۲۲	۱۳۸	دیوبندی مناظرے کے ملعون بہتانوں پر حضرت شیربیشہ آہلسنت کی عدمہ تقریر
۲۳	۱۳۸	بعد مناظرہ جلوس کی شکل میں تیج تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی مزار پاک پر حاضری
۲۴	۱۳۸	مناظرے کے مفید اثرات
۲۵	۱۳۹	حضرت سید عبدالقدار صاحب کا مناظرے پر منظوم تبصرہ
۲۵	۱۴۰	اکیس سوالات قاہرہ
۲۶	۱۴۰	"سبحان السبوح" پر اعتراض اور اس کا جواب
۲۷	۱۴۱	وہابیوں، دیوبندیوں کو اعلان
۲۸	۱۴۱	مناظرہ راندیری کی کہانی حضور محبوب ملت کی زبانی
۲۹	۱۴۲	خلیفہ تھانوی سے ان کے مدرسے میں مناظرہ
۳۰	۱۴۲	اپنے ولد مرافق پر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کرم
۳۱	۱۴۳	دیوبندی مالداروں کے دباو پر خلیفہ تھانوی کی مناظرہ کیلئے تیاری

صفحت	مضامیں	نمبر شمار
۱۳۹	حضرت مظہر اعلیٰ حضرت کوکی سیٹھ کی ایک لاکھ روپے کی پیش کش	۳۲
۱۵۱	کووال شہر صاحب کی زبانی حضرت کی فتح کا اعلان	۳۳
۱۵۲	حضرت خواجہ دانا سورتی کے آستانہ پاک پر جشن فتح میں	۳۴
۱۵۳	مناظرہ نوساری کی خبر	
	تفصیلی فہستہ مناظرہ پادرہ (دوم)	
۱۵۷	مولوی اشرفعی و خلیل احمد نبیطھی کو چینچ مناظرہ	۱
۱۵۷	خط جواشر فعلی اور خلیل احمد نبیطھی کو بھیجا گیا	۲
۱۵۸	خانہ جنگی کے اختتام کی خاطر ایک عظیم و اہم کوشش	۳
۱۵۸	فیصلہ کن مناظرہ کے شرائط	۴
۱۵۹	دیوبند سے لے کر مسجد تک کے تمام دیوبندیوں کو بلا لو	۵
۱۶۰	ضروری اطلاع	۶
۱۶۱	ضروری گزارش	۷
۱۶۱	جواب میں ناظم تعلیمات دیوبندگاہی نامہ	۸
۱۶۲	المسنست کی جانب سے گالیوں کا مہذب جواب	۹
۱۶۲	مولوی خلیل احمد نبیطھی کو دوبارہ چینچ مناظرہ	۱۰
۱۶۳	مولوی اشرفعی کے نام دوسرا خط	۱۱
۱۶۳	معتقدین و ہابیہ کا جواب	۱۲
۱۶۴	وہابیہ کو المسنست کا دلیرانہ جواب	۱۳
۱۶۵	دھوت مناظرہ پر وہابی دنیا میں ہلچل	۱۴
۱۶۷	حضرت جنتہ الاسلام کا خط بنام مولوی اشرفعی	۱۵
۱۶۷	اشرفعی کا سکوت اور دھوت مناظرہ کا انجام	۱۶
۱۶۹	مولوی مرتضی حسن در بھنگی کا عجز	۱۷

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۱۸	نیا گالی نامہ	۱۷۰
۱۹	مسئلہ توبہ	۱۷۰
۲۰	مولویان دیوبند کی ابلیسی جعل سازی	۱۷۱
۲۱	سہ بارہ مولوی اشرف علی کو دعوت مناظرہ اور وہابی دنیا میں کھلیلی	۱۷۳
	تفصیلی فہستہ مناظرہ مالیگاؤں	
۱	وہابیت کی اقبالی ڈگری	۱۷۸
۲	وہابیہ کا حضرت شیر پیشہ الحسنۃ کا سامنا کرنے سے انکار	۱۷۸
۳	حضرت شیر پیشہ آہل سنت پر بہتان و افتراء کی حقیقت	۱۷۸
۴	آریوں نے دیوبندیوں کو سنبھال لیا	۱۷۹
۵	آسمان کذب و افتراء کے سات کو اکب	۱۸۰
۶	نامہ زگار صاحب کا سفیدیج	۱۸۰
۷	نامہ زگار صاحب کا پیلاج	۱۸۰
۸	نامہ زگار صاحب کا لالج	۱۸۱
۹	نامہ زگار صاحب کا نیلاج	۱۸۱
۱۰	نامہ زگار صاحب کا ہراج	۱۸۲
۱۱	نامہ زگار صاحب کا اوداچ	۱۸۲
۱۲	نامہ زگار صاحب کا کالاچ	۱۸۳
۱۳	نامہ زگار صاحب کا چنکبراج	۱۸۳
۱۴	آخر فسادی کون؟	۱۸۵
۱۵	منظوم فتح مبین	۱۸۷
۱۶	وہابیہ دیابنہ کے مختصر عقائد و اباضیل	۱۸۸
۱۷	(۱) تقویہ	۱۸۸
۱۸	(۲) امکان کذب	۱۹۰

صفحت	مضامين	نمبر شمار
۱۹۰	(۳) خدا کو بھی علم غیب نہیں ہاں دریافت کر سکتا ہے	۱۹
۱۹۰	(۴) زمان و مکان سے اللہ کی تنزیہہ از قبل بدعاۃ حقیقیہ ہیں (معاذ اللہ)	۲۰
۱۹۱	(۵) انکار خاتمیت بمعنی آخریت	۲۱
۱۹۱	(۶) حضور کا مثل ممکن	۲۲
۱۹۲	(۷) انبیاء علیہم السلام کو بڑا بھائی کہنا	۲۳
۱۹۲	(۸) انبیاء علیہم السلام کے عمل کوامت سے کم بتانا	۲۴
۱۹۲	(۹) حضور علیہ السلام کا علم شیطان سے کم جانا	۲۵
۱۹۳	(۱۰) حضور کے علم کو پچوں، پاگلوں سے تشبیہ	۲۶
۱۹۳	(۱۱) آقا کو مدرسہ دیوبند سے اردو بولنا آگئی	۲۷
۱۹۳	(۱۲) ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے.....	۲۸
۱۹۳	(۱۳) حضور اکرم پر افتخار	۲۹
۱۹۳	(۱۴) نماز میں حضور کا خیال آنا	۳۰
۱۹۳	(۱۵) اپنے پیروں کی نسبت وہابیوں کی تعليمان	۳۱
۱۹۳	(۱۶) اپنے پیر یا استاد کو نبی یا رسول یا ان کا ثانی بتانا	۳۲
۱۹۵	(۱۷) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفَ عَلَى.....	۳۳
۱۹۵	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا.....	۳۴
۱۹۵	مذکورہ بالا کے متعلق اشرف علی کا جواب کہ اس میں تسلی تھی	۳۵
۱۹۶	(۱۸) سخت شنبیج توہین	۳۶
۱۹۷	(۱۹) ایک اور خواب	۳۷
۱۹۷	(۲۰) مکہ معظّمہ کے چار مصلے	۳۸
۱۹۷	(۲۱) وہابیہ کے نزد یک دنیا میں سب بے ایمان ہیں	۳۹
۱۹۷	(۲۲) نذر و نیاز والے ابو جہل کے برابر مشرک ہیں	۴۰
۱۹۷	(۲۳) انبیاء کو بے حواس کہنا	۴۱
۱۹۸	(۲۴) امام حسین کا شربت حرام اور ہولی دیوالی کی پوری جائز	۴۲

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۳۳	مالیہاؤں میں مدرسہ ہلسنت کا افتتاح	۲۰۰
۳۴	حضرت تاج العلماء کا مالیہاؤں میں تاریخ ساز استقبال	۲۰۰
۳۵	دیوبندیوں نے دربھگی کو مناظرہ کیلئے بلا یا مگر دربھگی نے انکار کر دیا	۲۰۱
۳۶	دربھگی کی قیام گاہ پر حضرت شیر بیشہ آہلسنت جا پہنچ	۲۰۲
۳۷	تحریر مجانب آہلسنت	۲۰۲
۳۸	تحریر مجانب دیا ہے	۲۰۳
۳۹	جوایی تحریر مجانب آہلسنت	۲۰۳
۵۰	دیوبندیوں کے لبوں پر سکوت و عجز کا قفل	۲۰۳
۵۱	العضو السنیہ	۲۰۵
۵۲	مالیہاؤں کے وہڑوں کے فرار کا نظارہ	۲۰۷
۵۳	شیر بیشہ آہلسنت کے مقابل تضییی دربھگی کا سکوت	۲۰۸
۵۴	گستاخ رسول کا روزہ نماز حج زکوٰۃ سب مردود	۲۰۹
۵۵	دیوبندی و حرم میں بخشش کا حال	۲۱۰
۵۶	آیات سے ثابت کہ بدمنہبوں سے میل جوں حرام	۲۱۱
۵۷	دیوبندی تمسخر	۲۱۳
۵۸	دیوبندی سیاہ جھوٹ	۲۱۲
۵۹	عرس کی حقیقت حق	۲۱۳
۶۰	قرآن پاک سے مزارات پر چڑھاوے کا ثبوت	۲۱۴
۶۱	دیوبندی افتراء	۲۱۵
۶۲	دیوبندی اکاذیب	۲۱۶
۶۳	حضور کیلئے جملہ ماکان و ما یکون کے علم کا ثبوت	۲۱۶
۶۴	حضور کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت	۲۱۷
۶۵	دیوبندی فریب	۲۱۸

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۶۶	دیوبندی استہزار	۲۱۸
۶۷	جو کلمہ گو ضروریات دین کا منکر ہو قطعاً کافر ہے	۲۱۹
۶۸	حضرت کے علم غیب کا منکر کافر ہے	۲۲۰
۶۹	دیوبندی اقرار	۲۲۰
۷۰	دیوبندی کفر کی مشین	۲۲۱
۷۱	دیوبندی جدید کفریات	۲۲۳
۷۲	اللہ و رسول سے زیادہ وہا بیہ دیوبندی کے دلوں میں اپنے مولویوں کی محبت	۲۲۴
۷۳	احکام شریعت پر دیوبندی ٹھھوٹ	۲۲۵
۷۴	مسلم کا نکاح مرتدہ سے، مرتد کا نکاح مسلمہ سے جائز نہیں	۲۲۶
۷۵	درجہ گلی کے دم پھلے کا فاسد قیاس	۲۲۷
۷۶	منکر ضروریات دین کی زبانی کلمہ گوئی مردود ہے	۲۲۷
۷۷	دیوبندی حماقت	۲۲۸
۷۸	ارشاد قرآنی پر دیوبندی تفسیر	۲۲۹
۷۹	شوہر مرتد ہو جائے تو طلاق کی حاجت نہیں عدت گزارے پھر جس سے چاہے نکاح کرے	۲۳۰
۸۰	مسلمانوں اور دیوبندیوں کا باہم نکاح باطل ہے	۲۳۱
۸۱	دیوبندیوں میں حرای اولاد کا اضافہ	۲۳۱
۸۲	دیوبندی سفید جھوٹ	۲۳۲
۸۳	قرآن شریف سے حیات اولیاء کا ثبوت	۲۳۲
۸۴	دیوبندی دھرم میں قرآن کلام الہی نہیں	۲۳۲
۸۵	دیوبندی ناپاک بہتان	۲۳۳
۸۶	دیوبندی دھرم میں گنگوہی کو خدا ناجاتا ہے	۲۳۴
۸۷	حضرت شیر بیشہ اہل سنت پر افترا کا جواب	۲۳۶
۸۸	امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دیوبندی تہمت	۲۳۸
۸۹	دیوبندی بے حیائی	۲۳۹

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۹۰	کسی بھی ایک ضروری دینی کا منکر کافر ہے	۲۲۰
۹۱	وہابیہ دیوبندیہ کے پچھنماز باطل محض ہے	۲۲۱
۹۲	مسلمانوں کی نماز جنازہ اگر دیوبندی پڑھادے؟	۲۲۲
۹۳	دیوبندی سفید جھوٹ	۲۲۳
۹۴	مرتضی حسن دربھنگی کے حیا سوز فرار	۲۲۴
۹۵	دیوبندی بے شرمی	۲۲۵
۹۶	دیوبندی سیاہ جھوٹ	۲۲۶
۹۷	دیوبندی بوكھلا ہرث	۲۲۷
۹۸	دربھنگی تہذیب	۲۵۰
۹۹	سوالات کی آڑ میں دیوبندی فرار	۲۵۰
۱۰۰	دیوبندی سر اسیمگی	۲۵۱
۱۰۱	دیوبندی سوالات کے جوابات	۲۵۲
۱۰۲	دیوبندیوں اور امام الوہابیہ کی تکفیر میں فرق	۲۵۵
۱۰۳	تاویل کی تعریف اور کون معتبر اور کون غیر معتبر	۲۵۶
۱۰۴	اہلسنت و جماعت کی تعریف	۲۵۷
۱۰۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع ما کان و ما نیکون کا منکر کون ہے؟	۲۵۸
۱۰۶	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشریہ مگردوسرے بشر کی طرح نہیں	۲۶۰
۱۰۷	آیت کریمہ فبیار حمۃ من اللہ لنت لهم کی تفسیر	۲۶۲
۱۰۸	جهالت کی انہما منسوخ آیت سے استدلال	۲۶۳
۱۰۹	وہابیہ دیوبندیہ سے چوالیس سوالات اور چیلنج مناظرہ	۲۶۴
۱۱۰	تحانوی کی عبارت ملعونہ پر حضرت شیرپیشہ اہلسنت کا قاہرانہ رد	۲۷۱
۱۱۱	کل چوالیس سوالات جو آج تک لا جواب ہیں	۲۷۷

صفحت	مضاہن	نمبر شمار
تفصیلی فہستہ مناظرہ مکتبی (دوم)		
۲۸۱	ابتدائیہ	۱
۲۸۲	”فیض شاہ دو عالم“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲
۲۸۳	نقل اشتہار اول	۳
۲۸۴	دیوبندیوں کے عقائد باطلہ	۴
۲۸۵	نقل اشتہار دوم	۵
۲۸۶	دیوبندیوں کی تقبیہ بازی	۶
۲۸۷	نقل اشتہار سوم (چیخ مناظرہ)	۷
۲۸۸	اشتہار چہارم	۸
۲۸۹	عقائد باطلہ وہابیہ، دیابنہ	۹
مناظرہ بریلی اول کی خبر		
تفصیلی فہستہ مناظرہ سنن بھل		
۲۹۱	ابتدائیہ	۱
۲۹۲	گندے عقائد، فرقہ بندیوں کا سبب	۲
۲۹۳	وقوع مناظرہ کے اسباب	۳
۲۹۴	دیوبندی پارٹی کا پھپٹا فرار	۴
۲۹۵	ملکی شیخ جی عبدالشکور کا کوروی کافرار	۵
۲۹۶	بحث مناظرہ و شروع	۶
۲۹۷	دعویٰ علم غیب منجانب اہل سنت	۷
۲۹۸	علم ما کا اندازہ کی وضاحت	۸
۲۹۹	دعویٰ جو تحریر کر کے دیوبندی مناظر کو دیا گیا	۹

مضا میں

نمبر شمار	صفحت	مضایں
۱۰	۲۹۸	قیامت کی ابتداؤ انتہا
۱۱	۲۹۸	بحث تاریخ تتمکیل قرآن مجید
۱۲	۲۹۹	تمامی نزول قرآن کی تواریخ
۱۳	۲۹۹	تمامی نزول قرآن کی ایک تاریخ پر حدیث پاک
۱۴	۳۰۰	منظور نعمانی کے دعوے پر تحریر طلب پھر اسی کے اکابر کے اقوال سے شرک کا اثبات
۱۵	۳۰۳	براہین قاطعہ کی عبارت سے فریب
۱۶	۳۰۳	فریب کا جواب
۱۷	۳۰۵	بقول اشرفعی جانوروں کو بھی علم غیب ہے
۱۸	۳۰۵	ثابت کرو مکڑی، کھٹل، مچھر کو بھی علم غیب ہے
۱۹	۳۰۶	علم میں شیطان کو اللہ کا شریک مانا یا نہیں؟
۲۰	۳۰۷	کیا حفظ الایمان، براہین قاطعہ کی بحث خارجی، بحث ہے؟
۲۱	۳۰۷	رجماوی الاولی کے ۱۳۷ ہ درمرے دن کے مناظرے کی تفصیل
۲۲	۳۰۷	عبارت حفظ الایمان کی تاویل پر عمدہ تمثیل
۲۳	۳۰۹	آیت کریمہ و ماعلمہ الشعرا کے متعلق ۹ سوالات
۲۴	۳۱۰	کفار شعر سے جھوٹ مراد لیتے تھے اور آیت کریمہ میں اسی "جھوٹ" کی نشی ہے
۲۵	۳۱۱	جھوٹ کا علم اور جھوٹ بولنے میں فرق ہے
۲۶	۳۱۱	علم بمعنی ملکہ کے بھی آتے ہیں
۲۷	۳۱۱	مذکورہ آیت کریمہ کے متعلق تفسیر مدارک
۲۸	۳۱۲	آیت کریمہ پر روح البیان سے مزید تفسیر
۲۹	۳۱۲	دیوبندی فراراب آیت کریمہ ان الساعۃ اتیه اکا داخفیہ کی جانب قرار
۳۰	۳۱۳	مذکورہ آیت کریمہ کے متعلق دو سوال
۳۱	۳۱۳	حدیث جبریل علیہ السلام کی توضیح
۳۲	۳۱۳	آیت کریمہ میں مطلق اخفاہ مراد ہے یا انفاسے مطلق عمدہ استدلال
۳۳	۳۱۳	علوم نجسیہ کے متعلق شیخ محقق عبدالحق کا قول

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۳۴	تفسیر درمنشور	۳۱۶
۳۵	علوم خمسہ کے متعلق حدیث بخاری و مسلم	۳۱۷
۳۶	حدیث مشکلہ اس کا علم کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے	۳۱۷
۳۷	حدیث بخاری و مسلم درب ثبوت علم غیب	۳۱۷
۳۸	کون کہاں مرے گا اس کا علم	۳۱۸
۳۹	دیوبندی مناظر کا جھوٹ اور اس کا آپریشن	۳۱۹
۴۰	سورہ لقمان کی آیت کے متعلق تفسیر احمدی اور علوم خمسہ کا اثبات	۳۲۰
۴۱	آیت کریمہ یسیئلونک عن الساعۃ کے متعلق تفسیر روح البیان	۳۲۰
۴۲	حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت قیامت کو جانتے ہیں بحوالہ تفسیر روح البیان	۳۲۰
۴۳	آیت یوم یجمع اللہ الرسل کی خازن و بکری سے تفسیر	۳۲۱
۴۴	حدیث پاک کہ میں نے ہر شے کو پہچان لیا سے علم غیب پر استدلال	۳۲۲
۴۵	مذکورہ حدیث شریف کے متعلق شیخ محقق عبدالحق کا قول	۳۲۲
۴۶	حدیث معراج کا حاشیہ اور حدیث ثوابان سے علم غیب کا ثبوت	۳۲۳
۴۷	علم ما کان و ما یکون پر بخاری و مسلم سے مضبوط استدلال	۳۲۳
۴۸	آیت کریمہ و علمک مالم تکن تعلم کے متعلق تفسیر جلالین	۳۲۳
۴۹	شبہ یعنی مناظرے کے تیرے دن کی تفصیل	۳۲۴
۵۰	دیوبندی مناظرے کے خارج از مبحث اقوال	۳۲۵
۵۱	و مالم تعلموا پر مفسرانہ تقریر	۳۲۶
۵۲	علم غیب ذاتی اور عطا کی میں فرق	۳۲۸
۵۳	غیوب خمسہ میں سے ہر ایک کا فرد افراد اثبوت	۳۲۸
۵۴	اس کا علم کہ پانی کب بر سے گا	۳۲۸
۵۵	تفسیر عراس البیان سے علم اولیا بر کرام کو بھی ثابت	۳۲۸
۵۶	اس کا علم کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے	۳۲۹
۵۷	اس کا علم کہ کل کیا ہوگا	۳۲۹

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۵۸	اس کا علم کہ کہاں مرے گا	۳۳۰
۵۹	قیامت کا علم	۳۳۰
۶۰	تفسیر عراس البيان	۳۳۱
۶۱	دیوبندی مناظر کی تفسیروں کے ساتھ گستاخی	۳۳۲
۶۲	اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دے دے	۳۳۲
۶۳	علم غیب کے متعلق آیت کریمہ و حدیث پاک	۳۳۲
۶۴	مغیبات کو ناصیحہ ہے، دیوبندی مناظر نہ بتاسکا	۳۳۳
۶۵	علم ماکان و مایکون کے متعلق حدیث بخاری	۳۳۳
۶۶	امور خمسہ کے متعلق شرح تصدیقہ برداہ کا حوالہ	۳۳۵
۶۷	دیوبندی مناظر کی حالت زار ما رو گھٹنا پھوٹے آنکھ	۳۳۵
۶۸	حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت صدیقہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جمعین پر افترا	۳۳۶
۶۹	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم عطائی کی نفع کرنا ممکن نہیں	۳۳۶
۷۰	دیوبندی مناظر کے جہنمی ہونے پر اقبالی ڈگری	۳۳۷
۷۱	حضور اعلیٰ حضرت پر افترا اور اس کا جواب	۳۳۸
۷۲	آیت کریمہ و ماحو علی الغیب بضنین کے متعلق تفسیر خازن و معالم	۳۳۹
۷۳	ایک اور آیت کریمہ سے علم غیب کا اثبات	۳۳۹
۷۴	حضور کوارڈوز بان مدرسہ دیوبند سے آئی معاذ اللہ (عبارت براہین قاطعہ)	۳۴۰
۷۵	”کلام آگئی“ اطیفہ	۳۴۱
۷۶	دیوبندی مذہب یہ ہے کہ بعض علم غیب پر بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع نہیں مانتے	۳۴۱
۷۷	آیت کریمہ الرحمن علم القرآن کے متعلق تفسیر خازن و معالم	۳۴۱
۷۸	علم غیب پر دلائل	۳۴۲
۷۹	چھ آیتیں اور چار احادیث سے علم غیب کا اثبات	۳۴۳
۸۰	صحابہ و تابعین اور سلف صالحین بھی علم غیب کے قائل	۳۴۴
۸۱	شیخ عبدالحق، علامہ بصیری، علامہ علی قاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جمعین کے اقوال	۳۴۴

صفحت	مضامين	نمبر شمار
۳۲۶	علم قیامت ذاتی و عطائی	۸۲
۳۲۷	امام قسطلاني، امام فخر الدین رازی اور شاہ عبدالعزیز محمد دہلوی کی تفاسیر	۸۳
۳۲۷	ساتویں آیت در ثبوت علم غیب	۸۴
۳۲۸	ثبوت علم غیب بحوالہ تفسیر عزیزی و معالم التنزیل	۸۵
۳۲۹	حدیث علم غیب بحوالہ روح البیان و خازن	۸۶
۳۵۰	آٹھویں آیت در ثبوت علم غیب	۸۷
۳۵۰	دیوبندی مناظر کی آخری تقریر	۸۸
۳۵۱	حدیث پاک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا علم سکھایا جس کے چھپانے کا عہد لیا	۸۹
۳۵۱	قيامت کا علم اسرار الہیہ میں سے ہے بحوالہ تفسیر روح البیان والتنزیل	۹۰
۳۵۱	نویں، دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں آیت در ثبوت علم غیب	۹۱
۳۵۲	چودھویں اور پندرہویں آیت در ثبوت علم غیب	۹۲
۳۵۲	دو حدیث پاک در ثبوت مکان و مایکون	۹۳
۳۵۲	علم غیب کی نفعی اور ثبوت والی آیتوں کے مابین تطبیق	۹۴
۳۵۳	اتمام جحث وجذبہ تبلیغ دین میں	۹۵
۳۵۳	حضرت شیرپیشہ اہلسنت کے ڈیڑھ سو لاکی فہرست کی جوابات کی دیوبندی مناظر کو ہمت نہ ہو سکی	۹۶
۳۶۳	تمام دیوبندیوں کی حالت زار	۹۷
۳۶۳	وہابیہ کی شکست کا تدریتی منظر	۹۸
۳۶۳	علمائے اہلسنت کا جلوس	۹۹
۳۶۴	وہابیوں کے گھر میں ماتم	۱۰۰
۳۶۴	فتح پر درہ ڈالنے کی کوشش	۱۰۱
۳۶۷	ایک مغالطہ کی حقیقت	۱۰۲
۳۶۹	وہابیوں کی کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہیں	۱۰۳
۳۷۰	آخری اتمام جحث	۱۰۴
۳۷۱	مسلمانوں کیلئے دستور العمل	۱۰۵

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۱	چیلنج مناظرہ اور اس کے اسباب	۳۷۲
۲	حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے ایمان افروز، وہابیت دیوبندیت سوز بیانات	۳۷۳
۳	وہابیہ دیوبندیہ کی پولیس تھانے میں رپورٹ	۳۷۴
۴	حضرت شیر پیشہ اہل سنت پر قاتلانہ حملہ	۳۷۴
۵	دیوبندی مولوی کا کھلے عام جھوٹ اور عوام کی اس پرنفریں	۳۷۴
۶	دیوبندی و حرم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توہین کا معیار	۳۷۵
۷	حضرت کادیوبندی مولوی پر الزام قتل کا مقدمہ دائر کرنے سے انکار	۳۷۵
۸	ایڈیٹر کی رائے	۳۷۵
۱	حضرت شیر پیشہ اہل سنت کی رنگون آمد	۳۷۹
۲	دیوبندی مولویوں کا حضرت کی آمد کی خبر سننے ہی فرار	۳۷۹
۳	میرا پیشہ رو وہابیہ ہے (واقعہ)	۳۷۹
۴	میں اپنے آقا کے دشمنوں کا رد کرتا ہوں مجھے میرے بچوں کو آقا کھلاتے پلاستے ہیں	۳۸۰
۵	رنگون میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت کا پرزور استقبال	۳۸۰
۶	ایک پر لطف واقعہ	۳۸۰
۷	حضور مظہر علی حضرت کی پے در پے چھبیس تقریریں	۳۸۱
۸	مانڈلے میں حضرت کے بیانات	۳۸۱
۹	وہابیوں کا چیلنج مناظرہ اور اہلسنت کا فوراً چیلنج قبول کرنا	۳۸۲
۱۰	مقام مناظرہ یعنی دیوبندیوں کا اپنی ہی مسجد سے شرمناک فرار	۳۸۲
۱۱	دیوبندیوں کی مسجد میں حضرت کا فاتحانہ صلاۃ وسلام	۳۸۲
۱۲	وہابیہ رنگون کی شاطرانہ چال	۳۸۳

مضاہن

نمبر شمار

۳۸۳	کھلاظت (مخاب آہسٹ)	۱۴
۳۸۴	دیوبندیوں پر قیامت	۱۵
۳۸۵	جھوٹے خدا کے پچاریوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ	۱۶
۳۸۵	عبدالشکور کا کوروی کی رنگون آمادو مناظرے سے فرار	۱۷
۳۸۵	حضرت شیربیشہ آہسٹ پر مانڈلے میں مقدمہ	۱۸
۳۸۶	عبدالشکور کا کوروی اور منظور سنجھی کا کھلا فرار	۱۹
۳۸۶	مقدمہ میں آہسٹ کی فتح	۲۰
۳۸۶	مانڈلے سے رنگون واپسی پر حضرت کا پر جوش بے مثال استقبال	۲۱

تفصیلی فہست مناظرہ چندوی

۳۸۸	چندوی کا فیصلہ کرن مناظرہ	۱
۳۸۸	دیوبندیوں کا چینچ مناظرہ	۲
۳۸۹	چینچ مناظرہ قبول	۳
۳۸۹	فیصلہ کرن مناظرہ کا اعلان	۴
۳۸۹	آہسٹ کی فتح میں اور وہابیہ دیوبندیہ کا کھلا فرار	۵

تفصیلی فہست مناظرہ مانڈلے و رنگون (دوم)

۳۹۳	حضرت کی دوبارہ رنگون تشریف آوری	۱
۳۹۳	حضرت محبوب ملت و حضرت مفتی جاورہ حضرت کے ہمراکب	۲
۳۹۳	رنگون میں نماز عید الفطر	۳
۳۹۳	حضرت کی اقتداء میں اسی ہزار سے زائد مسلمانوں نے نماز ادا کی	۴
۳۹۳	دیوبندیوں کی طرف سے پھر مناظرہ کا شور	۵
۳۹۳	حضرت شیربیشہ آہسٹ کا جواب	۶
۳۹۵	رنگون کے اشتہار پر حضرت کا جواب	۷

نمبر شمار	مضامین	صفحت
۸	غیر خدا سے مدد کو شرک کہنے والوں نے لگایا پویس المدد کاغز	۳۹۷
۹	وکالت نامہ بنام حضرت محبوب ملت	۳۹۷
۱۰	حضرت محبوب ملت کی فتح اور وہابیہ کا فرار	۳۹۸
۱۱	خبتائے دیوبندیہ کی ارتاد دنو اوزی	۳۹۸
۱۲	تحذیر الناس کی فاسد تاویلیوں کا دندان شکن جواب	۳۹۸
۱۳	ایک کفر کا رد کرنے سے دوسرا کفر نہیں اٹھتا	۳۹۹
۱۴	ناؤ توی جی کے کفر پر اقبالی ڈگری	۳۹۹
۱۵	کفر کی حمایت میں "بالفرض" کا سہرا	۴۰۰
۱۶	حدیث پاک لو کان بعدی نبی لکان عمر کی وضاحت	۴۰۰
۱۷	آیت کریمہ لو کان فیہما اللہ لفسدت اکامطلب	۴۰۰
۱۸	حضرت شیر بیشہ آہلسنت کا دوسرا اشتہار	۴۰۱
۱۹	دیوبندی دھرم میں گنگوہی کو ضرور خدا مانا جاتا ہے	۴۰۱
۲۰	پھریں تھے کعبے میں پوچھتے گنگوہ کا رستہ	۴۰۲
۲۱	نماز عیدِ حجی	۴۰۲
۲۲	ماہ محرم شریف اور حضرت کے بیانات	۴۰۲
۲۳	رُغون میں حضرت پر چار مقدمات	۴۰۳
۲۴	حضرت شیر بیشہ آہلسنت کے والد ماجد کا انتقال	۴۰۳
۲۵	حضرت مشاہد ملت کی ولادت اور تاریخی نام	۴۰۳

مُجَاهِدُوْهُ جَهَادُوْلِ میں گزاری زندگی جس نے

آذْمُرْكَرِّي

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اس خاکدان گیتی پر کتنے ہی لوگ بسم لیتے ہیں۔ دنیا میں آتے ہیں اور اپنی زندگی بے سود یوں ہی دنیاوی عیش و آرام لہب و لعب میں گزار کر چلے جاتے ہیں۔ ان میں بہت سے نام و نمود، جاہ و شم، اقتدار و بادشاہت، مال و زر و غیرہ سے فانی عزتوں کے مالک بن جاتے ہیں۔ حضرت سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ آواز دیتے ہیں۔
بے ناموراں بزرگ میں دفن کردہ اند کزمتیش بروئے زمیں نشان نمانہ

بہت سے زاہدین گوشہ تہائی میں شبانہ روز عبادت و ریاضت میں یوں منہمک ہوتے ہیں کہ ”یقین آفت نہ رسد گوشہ تہائی را“ کے عملی پیکر بن جاتے ہیں۔ پھر اسی روئے زمیں پر کچھ مقربان غاص و اولیائے بالا خصوص ممبر کرامت وجادہ ہدایت پر تمکن ہوتے ہیں جو لومت و لام سے بے نیاز، مدہنت سے مکمل پاک حق کا احقاق اور باطل اپنا نصب لعین بنائیت ہیں قال اللہ تعالیٰ لا يخافون لومة لائم اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے نہ انہیں جینے کا شوق نہ مرے کا خوف ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق کی خوبیوں میں ایسے مست و ملکن ہوتے ہیں کہ آپ کی نعلیں پاک کے خلاف اشارہ و کنایہ بھی اگر کوئی بات کرے تو تباخ کی پرواہ کئے بغیر اس کی سر کو بی کیلئے ہم وقت کمرستہ رہتے ہیں۔

پس مُرُونْ ہے وَعْدَهُ دِيدَار شوق جینے کا کیا کرے کوئی

نہ انہیں اپنے نشان کا پاس نہ مٹنے کا کچھ ہر اس ہوتا ہے۔ ہاں مگر جس ذات با برکات کے خاطر یہ گروہ مٹتا ہے وہ انہیں ایسا نام و نشان عطا فرماتا ہے کہ

بَنَثَانُوكَانَا شَانَ مُتَّنَانُوكَانَا مُتَّنَهَّنَةَ نَامَ هُوَهِي حَبَّاَنَ گا

ہاں ہاں یہی وہ بے نشان گروہ ہے جس کے نشان راہ متاخرین کیلئے نشان ہدایت ہوا کرتے ہیں۔

ہاں ہاں یہی وہ گروہ ہے جس نے کبھی دولت و ثروت، جاہ و حشمت، اقتدار و بادشاہت کو پا نشان نہیں بنایا۔

ہاں ہاں یہی وہ جماعت ہے جس کو اللہ جل جلالہ نے یہ اللہ علی الجماعہ کی بشارت عطا فرمائی،

ہاں ہاں یہی وہ جماعت ہے جو اپنے مالک حقیقی جل شانہ کی صد اجاهد الکفار و المُنْفَقِينَ و اغْلَظَ عَلَيْهِمْ

کی دعوت پر لبیک کا نعرہ لگاتی ہوئی جذبہ ایثار میں گھر سے خود کو شوق شہادت میں شاکر نے کیلئے نکل پڑتی ہے۔

انہیں بے نشان لوگوں کے نشان دنیاوی تاریخ کبھی بھلانے سکی، انہیں مجاہدین اسلام کی نشانیوں سے تاریخ اسلام کے

ہزاروں ورق، سینکڑوں مجلے گل و باغ بنے ایک زمانے کو راحت کی خوشبو سے معطر کر رہے ہیں۔ اس جماعت کے تفصیلی واقعات اور حالات میں اسلاف کے دفتر کے دفتر نو رانیت سے روشن ہیں۔ آج ہم ایسے ہی ایک محب اہل بے نشان کی رواداں نشان سے کچھ نشان لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ع

”بُولْ بَا لِ مَرْسِكَارُوْنَ كَعْ“

بچپن کا زمانہ تھا ایک بزرگ درویش کا گزر حضرت کے دروازے سے ہوا۔ قریب آئے، حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا ایک جی دعالم بنے گا۔ آپ کا خاندان جو ایک زمانے سے فروعِ دینِ اسلام میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرتا چلا آیا تھا، جس خاندان کے اجداد ایک اسلامی افغانی فوج کے سربراہ بن کر ہندوستان آئے تھے، جن کی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر اسلامی فوج فتوحات سے ہمکنار ہوتی رہی، جس کے اعتراف میں ایٹھی کی حاکیت اس خاندان کو عطا کر دی گئی تھی اسی ایٹھی کا آج بھی آپ ہی کے اجداد کرام میں سے ایک بزرگ کے نام سے منسوب ”بندگی خان کی ایٹھی“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی چمن میں سعادت علیخان کے پوتے نواب علیخان کے فرزند سعید کے طور پر ۱۹۷۴ء میں ایک بیٹے کا تولد ہوا۔

نام ”محمد شمس علیخان“ رکھا گیا۔ زمانہ طفلی ہی میں آپ کی حاضر جوابی، بے باکی اور بہادری کے قصے آپ کی والدہ ماجدہ بیان کیا کرتی تھیں۔ آپ کی عمر شریف جب ۲۴ سال ہوئی آپ کے والد آپ کی تعلیم کی غرض سے میٹھی سکھنے کی کھنڈوں کی کھنڈوں میں منتقل ہو گئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ فرقانیہ میں حاصل فرمائی۔ جس مدرسے کے ہم تمام مولیتائیں العصناہ صاحب تھے۔ انہیں ایام میں روفروقہائے باطلہ متعلق امام الحسن علیہ السلام فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انقلاب آفرین علیہ وسلمی و روحانی دبدبے کا شہرہ شہرہ اسلامی دنیا کے خوش عقیدہ حلقوں میں مرکز توجہ اور عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے باعث سکون چشم و دل جان بنا ہوا تھا۔ ”تمہید ایمان“ شریف آپ کے زیر مطالعہ آئی۔ اور پھر ع ”کند ہم جنس باہم جنس پرواز“ شہر مقدس بریلی کی طرف پرواز کر گئے۔ اور وہ اپنی اڑان اڑی کہ آج تک کتنے ہی شاہین موحیرت ہیں۔

یہ سن ہجری کے اعتبار سے ۱۳۳۷ھ کے اوخر کا دور تھا کہ بریلی شریف بارگاہ مجدد عظیم میں حاضر ہوئے۔ اور پھر مرشد کی نظر ہوں سے ایسا جام عرفانی پیا کہ ”ایسے لپٹیں کہ تیری ردا ہو جائیں“ کے مصدقہ ہو گئے۔ پھر گروہ حق کے احراق اور روفروقہائے باطلہ کے رد و ابطال میں زندگی مسر رہی۔ ہر حال ہر وقت صرف اشاعت دین و شریعت ہی مطہر نظر رہا۔ بہت ہوا ہمیں مخالف چلیں، بہت زمانے نے رنگ بد لے، اپنوں نے ساتھ چھوڑا مگر یہ مجاہد ہر حال میں ہر کسی کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا رہا۔ اور لوگوں کو اللہ و رسول کی رضا کیلئے اللہ و رسول کی اطاعت کی تلقین فرماتا رہا۔ ”محب اہل وہندائے یا رسول اللہ دی جس نے“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابھی اس مجاہد کی عمر شریف صرف ۷۸ سال ہی تھی کہ مرشد سے اجازت لے کر میدان مناظرہ میں ۸۰ سال کے تجربے کاروہابی مناظر مولوی لیسین خام سراہی کے مقابلے کیلئے ہی مرشد کی دعاوں کو زادراہ بنا کر نکل پڑے۔ پھر ہلدوانی کی سر زمین نے وہ منظر دیکھا جس نے میدان کر بلا کی جھلک دکھا دی۔ کہ ایک غلام حضرت سیدنا علی اکبر و عاشق سرکار سیدنا قاسم

نے کس طرح مرتدوں وہابیوں کے خیمے میں آ کر کہرا مچا دیا۔ ایک آتا شکست کھا کر جاتا دوسرا آتا لا جواب ہو کر بھاگتا۔ یہاں تک کہ وہابیوں کا گروہ گھنٹاں آیا اور پھر ہلدوں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس کمسن شیر علی مرضی کے آگے بوڑھے گرگے دیوبندیت کا کیا حال ہوا۔

بس پھر کیا تھا مرشد نے گلے کر عمامہ شریف جب مبارکہ پہنایا اور ابوالفتح کا لقب عنایت فرمایا اپنے مرشد کے دیئے ہوئے اس لقب کرامت اثر کا وہ فیضان ہوا کہ پوری دنیا میں کوئی بھی کبھی بھی اس ابوالفتح کو فتح سے روک نہ سکا۔ اس ابوالفتح کے نشان فتوحات لے کر آج ہم حاضر خدمت ہیں۔ اس رواداد کا تاریخی نام ”عہد امام المذاہبین“ ملقب بـ لقب ”فتوات ابوالفتح“ ہے۔

حضر مظہر اعلیٰ حضرت شیریشہ آہلسنت ابوالفتح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری زندگی مناظروں میں گزار دی۔ اور وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں، آریوں، عیسائیوں دشمنان خدا رسول سے لگ بھگ دوسو سے زائد مناظرے فرمائے۔ جن میں سے کچھ مناظروں کی رواد میسر آئی۔ کچھ کی خبریں متعدد اخبار و رسائل سے ملیں۔ کچھ کے خالی واقعات ہی دستیاب ہو سکے۔ اور کچھ کے فقط نام۔ ان روادوں کو جمع و ترتیب دینے کیلئے فقیر نے سات سال تک متعدد لائبریریوں، بزرگوں کے کتب خانوں کا دورہ کر کے ایک ایک اخبار کر کے جمع کیا ہے۔ اور حضور شہزادہ شیریسنت شیرینہدوستان حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ علینا وعلیٰ سائز اہل السنۃ نے متعدد اہم چیزیں عنایت فرمائیں۔ نیز رامپور کی رضالائبریری سے اخبار ”دبہ سکندری“ میں مناظرہ ہلدوں کی رواد اور شدھی تحریک کی اہم خبریں و دیگر نہایت ہی بیش تینی سرمائے ہاتھ آئے۔ خصوصاً اخبار ”الفقیہہ“ کی سینکڑوں کا پیوں کے مطالعہ سے بہت اہم دستاویزات حاصل ہوئیں۔

حضر محبوب ملت کا پورا کتب خانہ محب کھتمیت عدو بدمذہ بیت الحاج ہارون احمد عمرڈو ساصاحب حشمتی کی کوششوں سے فقیر کو ملا۔ میرے ناجان حضور مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب صدقی دانا پوری مفتی جاورہ علیہ الرحمہ کا پورا کتب خانہ میرے ماموں جان مفتی محمود انوار صاحب علیہ الرحمہ نے عنایت فرمایا۔ ان میں ماہنامہ سنی لکھنؤ، ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف، سوادا عظم مراد آباد، اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ماہنامہ معین الدین لاہور، آہلسنت کی آواز مارہہ مقدسہ، ترجمان آہلسنت پیلی بھیت شریف، اخبار ”الفقیہہ“ امرتسر، الوارث بمبی، دبہ سکندری رامپور، الانصار بمبی وغیرہ میں بہت سی روادیں، مناظرات کی خبریں اطلاعیں، چیلنج مناظرہ، بدمذہ بیوں کے فرار کی خبریں و دیگر اہم دستاویزات حاصل ہوئیں۔ بہت سی روادوں کو اخبار و رسائل کی خبروں، رپورٹوں سے ہی از سرفتو ترتیب دیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک ایک خبر و رپورٹ کو جمع کرنا اور ان کو ترتیب دینا کس قدر مشکل کام ہے مگر۔

مبنی نیست کہ آسمان نہ شود

مرد باید کہ ہر اسماں نہ شود

میرے مرشد پاک اور حضور مظہر علیحضرت کا یہ وحانی فیض و کرم اور والد ما جب مفتی اعظم پہلی بھیت شریف و علام محمد حسن ناصر صلیت متعال اللہ اسلام میں بطول حیات ہماں کی دعاؤں سے ہر مقام پر کامیابی ملتی گئی۔ جہاں گیا خالی ہاتھ نہ لٹتا۔ کچھ نہ کچھ ہاتھ آیا۔ اور آج یہیش قیمتی اور ایک افروز رواداد آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اس سلسلے میں کانپور، رامپور، لکھنؤ، بریلی شریف، کچھوچھر شریف، مارہڑہ شریف، بمبئی، جاوارہ، اندور، پادرہ گجرات، علی گڑھ، نوساری، راندیر، متعدد جگہ جانا ہوا۔

ایک بات یہاں ذکر کرنا بہت اہم اور ضروری ہے حضور مظہر علیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکثر مناظروں میں آپ کے شاگردوں کی ایک ٹیم رہا کرتی۔ خصوصیت کے ساتھ محبوب ملت حضرت علامہ مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علامہ مفتی ابو طساح محمد طیب صاحب قبلہ داناپوری مفتی جاوارہ، مفتی پہلی بھیت حضرت علامہ مفتی وجیہہ الدین صاحب، حضرت علامہ مفتی ملک نیاز احمد صاحب قبلہ، حضرت علامہ مفتی محمد شمس اللہ صاحب قبلہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ حضرات دوران مناظرہ حوالہ جات نکلنے و دیگر متناظراتی امور میں حضرت کی اعانت فرماتے۔ بہت سے موقع پر مناظرہ سے پہلے شرائط مناظرہ و دیگر تبادلہ خطوط کیلئے حضرت انہیں کے ناموں کا استعمال فرماتے۔ بہت سے وہ مناظرے جس میں پوشریا کتابچے وغیرہ چھاپ کر وہابیہ فرار ہو گئے اُن سب کے جوابات حضرت املاک روکر یا خود تحریر فرمائے انہی حضرات کے اسمائے مبارکہ سے شائع فرماتے تھے۔ بہت سی تحریرات کا تواصل مسودہ حضرت ہی کے دست پاک کی تحریر میں موجود ہے اور شاگردوں کے نام سے منسوب ہے۔ ایسی تحریرات آپ حضرات کو ان مناظرات کے دوران جا بجا لیں گی۔ یہ وقت اور حالات کو منظر رکھتے ہوئے حضرت کی مناظر انہیں حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔ ان تمام رواداوں کو ہم نے حپار جلد وہ پر ترتیب دیا ہے۔ جن کی مختصر تفصیل اس طرح ہے:

جلد اول:

- ① مناظرہ ہلدوانی ② مناظرہ فیروزپور ③ مناظرہ لکھنؤ ④ مناظرہ کتبی اول ⑤ مناظرہ پادرہ اول ⑥ مناظرہ راندیر ⑦ مناظرہ نوساری ⑧ مناظرہ پادرہ دوم ⑨ مناظرہ مالیگاؤں ⑩ مناظرہ بمبئی دوم ⑪ مناظرہ بریلی اول ⑫ مناظرہ سنجھل ⑬ مناظرہ کانپور ⑭ مناظرہ رنگون اول ⑮ مناظرہ چندوی ⑯ مناظرہ رنگون و مانڈلے دوم۔

جلد دوم:

- ① مناظرہ لاہور ② مناظرہ ادری ③ مناظرہ بریلی دوم ④ مناظرہ ملتان ⑤ مناظرہ گیا ⑥ مناظرہ ہلدوانی دوم ⑦ مناظرہ نانپارہ ⑧ مناظرہ سیلانوی ⑨ مناظرہ موراواں ⑩ مناظرہ جالون ⑪ مناظرہ بسٹلیہ۔

جلد سوم:

- ① مناظرہ بحدسر ② مناظرہ فیض آباد ③ مناظرہ بجاوپور ④ مناظرہ مہواپکھر ⑤ مناظرہ حجاز ⑥ مناظرہ سمنن فیض آباد۔



جلد چہارم:

- ۱) مناظرہ سکوہر ۲) مناظرہ دنکھر پور ۳) مناظرہ گونڈہ ۴) مناظرہ بھروسیہ ۵) مناظرہ دھانے پور ۶) مناظرہ بمبئی سوم
۷) مناظرہ بارہ بیکنی ۸) مناظرہ احمد آباد۔

ہم نے ان تمام مناظرات کو باعتبار سن ہجری ترتیب دینے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ روادیں اخبارات کی خبریں، ناتمام ادھوری موجود ہیں۔ جن پر ابھی کام جاری ہے۔ اور کچھ چیزیں ان مسودات کی کتابت و ترتیب کے بعد مستیاب ہوئی ہیں ان شاہ اللہ تعالیٰ شم شاہ حبیبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تمام چیزوں کو علیحدہ کسی اور نام سے شائع کیا جائے گا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مناظرات کی یہ وقیع و خیم دستاویز جہاں مناظرین الہسن کے لئے میدان مناظرہ میں بمقابلہ اہل باطل ہمیشہ نہ صرف معاون بلکہ رہبر و ہنما رہے گی، وہیں عامۃ المسلمين کی رہنمائی اور ان کے مسلک کے استحکام و بقا کیلئے نہایت ہی مؤثر اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ بطفیل سید المرسلین علیہ علیٰ آله افضل الاصلاۃ و اکرم التسلیم ہماری ان کاوشوں کو شرف قبولیت سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔ بجاه انہی الامین الکریم علیہ الاصلاۃ و التسلیم۔

فَقِيرَأَبُو الصَّوَادْمُحَمَّدَكَرَّازَانْرَضَالْخَالِقِغَفرَلَهُ
آمِنَكَثَانَةَعَالِيَّةَكَحَشْمَنْنَگَرِيَّلَبَهِيَّتَشَرِّفَلَهُ

مُقْدِمَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
اَمَّا بَعْدُ

آج سے تقریباً اسات سال قبل برادر گرامی وقار حضرت مولینا محمد فرزان رضا خاں صاحب قبلہ و فقهہ اللہ تعالیٰ لحیاۃ الدین و نکایۃ المفسدین نے ارادہ کیا کہ ناصر الاسلام و مسلمین امام المناظرین غیظ المذاقین نمودنہ شدت حضرت عمر والی حضرت، مخاطب بے ولد مرافت از حضور علی حضرت، ملقب بیظہر علی حضرت از حضور مفتی اعظم ہند، شیریشہ المسنٹ حضور مظہر علی حضرت، قدس سرہ العزیز کے مناظرات کی موجودہ تمام روادیں چند جملوں میں ایک ساتھ باعتبار قمری تاریخ مناظرہ ترتیب و ارشائی کی جائیں۔ ارادہ واقعی عمدہ تھا۔ مگر میں اپنی اور برادر حضرت علامہ مفتی محمد مہراں رضا خاں صاحب قبلہ ایدہ اللہ تعالیٰ لحب الدین ولبغض الكفر و الكافرین کی اگربات کروں تو بلند حوصلہ و عزم اور قابل قدر ہمت و امنگ دیکھ کر خواہی نہیں رضامندی ظاہر کر تو دی۔ تاہم منزل کے بوجھل راستے کے تصور اور ایک ذمہ دارانہ اقدام کے خیال سے اس کا عبور بعد الوقوع محسوس ہوتا تھا۔ مگر جب کام شروع ہوا تو عاقب و نتائج سے بے پرواہ ہو کر بساط بھراں سوچ کے ساتھ منہمک ہو گئے کہ السعی منی والا تمام من اللہ تعالیٰ۔

آج الحمد للہ جب منزل کی دہلیز پر کھڑے ہیں تو اپنے ذہن و فکر پر حاوی تصور و خیال کی تغییط پر بے حد خوشی ہے۔ اشاعت میں تاخیر کی اہم وجہ یہ ہی کہ اس پر کام و قفة و قفة سے ہوا۔ اور ہر وقفہ طویل ہی رہا۔ مثلاً جس وقت کام شروع ہوا تو کچھ ہی ہو پایا تھا کہ اُسے وہیں موقوف کر کے ”اربعین شدت“ کی ترتیب جدید میں مصروف ہو گئے۔ وہ مع تخریج و تقدیم شائع ہوئی۔ تو پھر مناظرات پر کچھ کام ہوا۔ پھر موقوف کر کے ”مکتوبات مظہر علی حضرت“ میں مصروف ہو گئے۔ اور یوں انھیں وقفوں کے درمیان کتابت جلد ثانی، شہدائی، شہدائی، راز سیرت کمیٹی، سیرت کمیٹی کا اسلام، مجمع البخار، مرأت حسن بے مثال، قدر و منزلت تقلید، تلامیذ ابی حنیفہ جیسی کتابیں شائع ہوتی رہیں۔ یعنی نشر و اشاعت کا کام تو بحمد اللہ تعالیٰ نہایت تیز روی سے جاری رہا۔ بس مناظرات میں تاخیر ہی۔

اسی دوران ایک وقت وہ بھی آیا جب کہ نصف سے زائد کام ہو چکا تھا۔ کہ اچانک کمپیوٹر میں ریسم ویرانام کے موزی و ائر س

نے اٹیک کر دیا۔ اور کمپیوٹر میں موجود ان تیج وکول کا سارا کام سار ڈیٹا کمکمل طور سے کر پڑت ہو گیا۔ اور کئی مہینوں بلکہ سالوں کی محنت یا خخت ضائع ہو گئی۔ دہلی سے لیکر کھنڈ تک کہاں کہاں انجینئرس اور ماہرین کونہ دکھایا، مگر ہر طرف سے مایوسی ہاتھ آئی۔ اور اس وقت خیال ہوا کہ شاید مناظرات یکجا کرنے کا ارادہ پائیہ تمکیل تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ تمکیل کے قریب پہنچ کر ساری محنت کا ضائع ہو جانا کسی ناگہانی حادثے سے کم نہ تھا۔ اور یوں کئی سال کا عرصہ مفت ضائع ہو گیا۔ از سرزو دوبارہ کام شروع کرنا کتنا مشکل تھا یہ وہی سمجھ سکتا ہے جو ان جیسی پرخارا ہوں کا مسافر رہا ہو۔ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کمپیوٹر کی ان تکنیکی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لیکن ان سب مایوس کن صورت حال کے باوجود کتاب صاحب نے اُس دوسری پین ڈرائیو کو اپنے پاس بڑی احتیاط کے ساتھ سننجال کے رکھا ہوا تھا۔ گویا لاشور کے کسی گوشے میں امید کی کوئی کرن ابھی مستتر تھی۔

سال ۲۰۲۱ء کے شروعاتی ماہ تھے کہ پہلی بار ایک ناگہانی بیماری کرونا وائرس کے نام سے ملک چاٹانا میں معروف ہوئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہند سمیت پوری دنیا میں بہت تیزی سے سراپا گرد گئی۔ اور پورے ملک میں ایسا لالاک ڈاؤن نافذ کیا گیا کہ جونہ کھنہ کانوں نے سنانہ کھنہ آنکھوں نے دیکھا۔ ہر شخص اپنے ہی مقام پر محصور کر دیا گیا۔ مساجد و مدارس و خانقاہیں مکمل طور پر معمور کر دی گئیں۔ یہ ایسا موقع تھا کہ بیرونی تنگ و دو اور بہت سی مصروفیات کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ اور تحریر و مطالعہ کا کام اپنے مستقر پر کرنے کا اور بھی بہتر موقع تھا۔

انہیں ایام میں ایک فرحت افزاؤ اوقاٹ پیش آیا کہ ایک پین ڈرائیو جس میں کافی مضامین کے محفوظ ہونے کی امید تھی لیکن وہ کسی خرابی کی وجہ سے کھل نہیں رہی تھی وہ خوش قسمتی سے کھل گئی۔ اس پین ڈرائیو کے کھلنے پر پتہ چلا کہ ماقبل میں مناظرات کا جو کام ہو چکا تھا اُس کا تقریباً ساٹھ فیصلی ڈیٹا موجود ہے۔ یہ نہایت قابل تجھب بات تھی اور وہ لمحہ بڑا ہی خوش کن اور سرو رائیگز تھا جب صرف ساٹھ سینکڑے کے دوران ہی پین ڈرائیو کا کنش کمپیوٹر اسکرین پر ظاہر ہو گیا۔ اس وقت جو قلمی مسربت حاصل ہوئی وہ کچھ ایسی ہی تھی گویا کسی کو اپنے قیمتی خزانے کا پتہ معلوم ہو گیا ہو۔

ظاہر امضامیں کا دوبارہ دستیاب ہو جانا ایکاتفاقی واقعہ محسوس ہوتا ہے۔ مگر باطنًا میرے جدا محدث شیر پیشہ سنت قدس سرہ کی درحقیقت یہ اکھلی کرامت تھی۔ بس پھر کیا امنگیں جوش پر آ گئیں اور ارادے زیر لب مسکرانے لگے۔ ساتھ ہی لاک ڈاؤن کی بیکار فرستیں باکار ہوئیں۔ تمام برادران مکمل فرصت میں تھے۔ ایک نئے عزم و حوصلے کے ساتھ کام دوبارہ شروع ہو گیا۔

یہ کہنا بھی غلط ہو گا کہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے مناظروں پر کام ہی نہ ہوا۔ کہ متعدد مناظرے و قائم فوائد شائع ہوتے رہے۔ ہال یہ ضرور ہوا کہ علیحدہ علیحدہ مناظروں کی اشاعت کے سبب کچھ روادیں کی کمی بازیز طباعت آ گئیں اور کچھ تاہنوں غیر مطبوعہ ہی رہیں۔ تمنا عیں تو مدت دراز سے سب کی ہی تھیں کہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تمام روادیں یکجا کر کے شائع کی جائیں۔ مگر کہا گیا ہے ناکہ کل امر مرہون باوقاٹ ہا۔ ع ”اے رضاہر کام کا اک وقت ہے“ وہ وقت سعیدان ایام میں

منظرات کی تلاش و تجویں برادر گرامی وقار حضرت مولینا محمد فرزان رضا خال صاحب قبلہ جس محنت اور جانشانی سے منہک رہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج سے تقریباً ساٹھ سال قبل تصنیف ہوئی کتاب ”سوخ شیر پیشہ اہل سنت“ میں غازی اہل سنت حضور محبوب ملت قدس سرہ نے ایک مقام پر مناظرہ پادرہ ضلع بڑودہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا ”اس مناظرے کی مکمل رواد جمال بھائی قاسم بھائی مرحوم بانی تنظیم مناظرہ کے پاس تھی۔ مگر شائع نہ ہو سکی“۔ مذکورہ حضرات سے ہماری کوئی شناسائی تھی نہ ان کا کوئی پتہ معلوم تھا۔ واقعہ بھی ساٹھ سال پہلے کا تھا۔ اور مقام و جگہ بھی غیر مانوس۔ اس سب کو جانتے ہوئے بھی خاص اس مناظرے کے حصول کیلئے برادر گرامی نے بڑودہ کا سفر کیا۔ اور وہاں کے معمور حضرات اہل سنت سے رابطہ قائم کیا۔ کہا گیا ہے کہ ڈھونڈنے سے کیا نہیں ملتا ہے۔ شدہ شدہ ان کے پوتے جو وکیل صاحب کے نام سے معروف ہیں۔ رابطہ ہوا تو سوچ کا حوالہ دے کر انھیں بتایا گیا کہ آپ کے جد امجد مرحوم و مغفور کے پاس اس مناظرے کی رواد تھی۔ ہم اسی کی تلاش و تجویں یہاں آئے ہیں۔ وکیل صاحب نے جواب دیا آپ نے آنے میں تھوڑی تاخیر کر دی۔ چونکہ وہ ضخیم رواد ہمارے کی کام کی نہ تھی۔ ابھی چند یوم قبل ہمارے پیغمبر تشریف لائے تھے، ہم نے ان کو دے دی۔ آپ فکرنا کریں ہم ان سے منگوا کر آپ کو دے دیں گے۔ اب اس تسلی پر سرسلی ختم کرنے کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ یوں لگا کہ کسی دفینے کے قریب پہنچتے ہی وہ پھر ہم سے دور ہو گیا۔ اور تا ایں وقت فون پر تقاضا کرتے رہے گران کے بقول پیغمبر نے وہ رواد مرحمت نہ فرمائی۔ اور وعدہ مغض و عده ہی ہو کر رہ گیا۔ ان اللہ و ان الیہ راجعون۔ تلاش و تجویں کے ضمن میں ایسی کتنی مشکلات اور پریچ کہانیاں مناظرات کے ان مجلدات کے پیچھے مستور ہیں۔ جن کو اگر ذکر کریں توبات طویل ہو۔ ہاں اگر کہیں مایوی ہاتھ آئی تو کہیں کامیابیوں نے بھی خیر مقدم کیا۔

کرم فرماؤں کی چاکدستیوں نے کہاں کہاں بیڑہ غرق نہیں کیا ہے۔ جس کا ذکر کر شاید یہاں فضول ہو۔ اس واقعے کو بھی یہ سوچ کر ذکر کر دیا کہ لعل اللہ یا حدث بعد ذلک امراء ذکر مرشد:

ہمت، حوصلہ، گفتگو میں سلاست، متون و شروح کام بصرانہ استحضار، مادہ استنباط و استخراج، فروع و اصول پر محققانہ دقیق نظر، حاضر جوابی، قوت استدلال اور الفاظ پر مضبوط گرفت جیسی کتنی ہی عمدہ مناظرانہ صفتیں حضرت شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بد رجاء تم موجود تھیں۔ قوت استدلال اس زور کا کوہا بید و یا بنہ مہینوں سر جوڑ کر آنکھیں پھوڑ کر جس اعتراض کو تلاش کر کے لاتے اور میدان مناظرہ میں بڑے فخر سے پیش کرتے۔ ادھر حضرت شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت چند منٹ میں بروقت نہ صرف ان کے اعتراض کے پرائچے اڑادیتے بلکہ ان کا ہی اعتراض اٹھا اُنھیں کے گلے کا طوق بن کر رہ جاتا۔ جسے چاہ کر بھی وہ نہ کال پاتے۔ آپ خود ہی دیکھئے موضع بسٹ دیلہ ڈاکخانہ دو دھارا ضلع بستی میں دوران مناظرہ وہابی

مناظر نے ایک مبسوط و خیم کتاب ”براءۃ الابرار“ جو پانچواڑتالیں صفات پر چھ سو سو وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ ان کے ساہیاں کا اساس تھا۔ حضرت شیریشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کے سامنے پیش کی۔ اب سالوں کی محنت اور پانچواڑتالیں صفات کا منشوں میں کیا براحال ہوا حضرت شیریشہ اہل سنت کی زبانی خود ہی ملا حظ فرمائیں۔

”موضع بسٹیلہ ڈاکخانہ دو دھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابوالوفاشا بجهہ پوری نے جو جلسہ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی ناپاک کتاب (براءۃ الابرار) مناظر وہابیہ دیوبندیہ عبداللطیف متوی سے میرے آگے پیش کروائی۔ میں نے باعانت اللہ تعالیٰ و باعانت حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پر اتنا ہی رکر دیا کہ اس کے صفحہ ۷۵ پر ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضروناظر ہونے کو نص قطعی سے ثابت لکھ دیا۔ تو خود وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام ”تفویۃ الایمان“ ہی کے فتوے (ہر جگہ حاضروناظر ہنا اور ہر چیز کی خبر ہ وقت برابر رکھنی دور ہو یا زندگی کی ہو چکی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اجائے میں آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں پہاڑوں کی جوڑی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں۔۔۔۔۔ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے۔ تفویۃ الایمان صفحہ ۱۸/۹) (اس فتوے) سے یہ کتاب ”براءۃ الابرار“ مشرک و کافر کی تصنیف اور مردود و مطرد و دو نامعتر ہو گئی۔ میں نے جو یہ مختصر رکیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابوالوفادے سکے نہ مولوی عبداللطیف دے سکے۔ اس مناظرے میں پچاس مولوی اکٹھا ہو گئے تھے۔ ان میں سے بھی کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا۔

(شمع منورہ نجات)

اسی کتاب ”شمع منورہ نجات“ میں حضرت شیریشہ اہلسنت مناظرہ نانپارہ کا مختصر حال ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”براءۃ الابرار“ صفحہ ۷۵ پر پیچھے صاحب لکھتے ہیں:
 ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضروناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیا ر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں۔۔۔

اکابر یا رب اللہ! ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیا رسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و شتمی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان ملعون کیلئے تو ہر جگہ حاضروناظر ہونا نص قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نص قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا۔

اور طریقہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو ”براہین قاطعہ“ کی اسی صفحہ ۱۵ روایی کفری عبارت کا مطلب بتادیا ہے۔ نانپارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکت الارامنا ظرہ دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد ظانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ظانڈوی بھونچ کا ہو کر بہوت رہ گئے۔ کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت ”براہین قاطعہ“ کے صفحہ ۱۵ ر سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے۔ اس لئے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جاسکتا۔ البتہ براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۵ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے۔ وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔

میں نے فوراً ”براہین قاطعہ“ کا صفحہ ۱۵ ر کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براۓ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتادیجئے! مولوی ظانڈوی نور محمد چندھیا سے گئے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشہ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلو کر بذریعہ پولیس یہ زبردست مناظرہ بندر کر دیا۔ اور اس طرح لا جواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا چیچھا چھڑالیا۔

(شمع منورہ نجات)

فتاویٰ رشیدیہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے بڑے سیانے مولوی رشید احمد گنگوہی نے حصہ اول صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے کہ: ”اگر عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطا ہے صرتھ ہے اور کفر نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدول اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر ہے لہذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسرا شق میں امام نہ بنانا چاہئے اگر چہا فارکہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے۔ فقط اللہ تعالیٰ علم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔“

گنگوہی کی اس عبارت میں جو کفر صرتھ میں تاویل کا حکم دیا گیا ہے آخر کیا تاویل ہو سکتی ہے؟ حضرت شیریشہ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت نے کمیٰ مناظروں میں مطالبہ کیا مگر وہابیہ دیابنہ عاجز و مجبور ہی رہے۔ اور کوئی جواب نہ دے سکے دومناظروں کے حالات خود حضرت شیریشہ اہلسنت ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”مولوی منظور سنجلی جن کو مولوی اشفعی تھانوی نے اپنی کفری عبارت حفظ الایمان کا مطلب سمجھا نے کیلئے وکیل نمبر اول بن کر لا ہور کے مشہور فیصلہ کن مناظرے میں میرے سامنے بھیجا تھا۔ موضع اوری ڈاکخانہ اندارہ ضلع عظم گلہڑہ میں کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ پہیم تین روز تک برابر میں ان کے ساتھ کرتا رہا۔ اس مناظرے میں پے در پے تین روز تک یہ قاہر مطالبہ میراں پر ہوتا رہا۔ کہ اس کفری قول میں اگر کوئی تاویل ہو سکتی ہو تو برہامہ ربانی بتادیجئے کہ وہ تاویل کیا ہے؟ جیران و پریشان ہو کر عاجز و مجبور ہو کر بذریعہ پولیس ان پکڑ مناظرہ بندر کرالیا۔ لیکن تاویل نہ بتا سکے۔ اسی طرح مولوی ابوالوفاشا بجهانپوری جو مولوی اشفعی تھانوی کے وکیل تھیم نمبر تین ہیں جب چندوئی ضلع مراد آباد کی جامع مسجد میں میرے شاگرد مولوی محمد حسین

صاحب سنجھی سلمہ رب اعلیٰ نے کفریات دیوبندیہ پر لا جواب مناظرہ ان کے ساتھ کیا اور دون بھریہ لا جواب مطالباً ان پر کرتے رہے کہ اس کھلی ہوئی عبارت کفر یہ قطعیہ یقینیہ میں کہ ”رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر حق تعالیٰ کے دیئے ہوئے خود بخود علم غیب وحی سے پہلے ہی حاصل تھا“۔ آپ کے مولوی گنگوہی صاحب نے تاویل کرنے کا حکم دیا تو اس میں کیا تاویل ہو سکتی ہے؟ اور اگر اس میں کوئی تاویل کسی قسم کی تاویل ہرگز ممکن نہ ہو تو شخص کفر صریح غیر ممکنالت تاویل میں بھی تاویل کا حکم دے اس کو کافر کہنے سے زبان روکنے کا فتویٰ دے وہ خود حکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد ہے یا نہیں؟ حواس باختہ و سراسیمہ ہو کر دوسرے دن مناظرے کے میدان ہی میں نہ آئے اور میرے شاگرد مولوی محمد حسین سلمہ رب الکوئین من کل شروشین کے آگے سے فرار کی ذلت گوارا کر لی۔ لیکن اس کفر قطعی یقینی میں کوئی تاویل نہیں بتا سکے۔ اور قیامت تک بھی کوئی بڑے سے بڑا وہابی دیوبندی اس کفر قطعی یقینی میں کسی قسم کی کوئی تاویل ہرگز نہیں بتا سکتا۔

(شمع منورہ نجات)

الفاظ اعراب پر اس بلاکی گرفت کہ وہابیوں دیوبندیوں کے بڑے بڑے پرانے پر کھے سیانے بولتے ہوئے گھبراتے تھے۔ اچھل کو داگرا پنا بھرم بچانے کیلئے زیادہ کرتے آپ کی ہلکی سی ضرب میں ساری چٹک مٹک اچھل کو بھول کر ہانپنے لگتے تھے، مارے شرمندگی و خنگی کے منھ تا کنے لگتے تھے۔ عالم بے بسی میں ادھر ادھر بھاگنے لگتے تھے۔ مثلاً مناظرہ سنجھل میں وہابیوں دیوبندیوں کے منظور نظر مولوی منظور سنجھلی نے لفظ ”مغیبات“ میم کے ضمہ اور غین کے کسرہ اور یا کے سکون کے ساتھ کئی بارا دا کیا۔ ہر بار حضرت شیر پیشہ سنت نے دریافت فرمایا کہ کون سا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے؟ منظور اور اس کے پشت پناہ مولویوں میں اتنی صلاحیت ہی کہاں تھی جو کچھ بول پاتے، منھ کھول پاتے۔ ہر بار اس سوال کو ہضم کر گئے۔ سنجھل میں تیرے دن منظور سنجھلی نے پھر ”مغیبات“ کو نہیں اعراب کے ساتھ پڑھا۔ حضرت شیر پیشہ اہلسنت نے فرمایا ”قابلیت کا یہ حال ہے کہ ”مغیبات“ باوجود یہ مناظرے کے پہلے دن پندرہ بیس مرتبہ دریافت کیا گیا تھا۔ لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پرسوں دریافت کیا گیا تھا کہ کونسا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے لیکن آج تیرادن ہے کہ پھر وہی غلط صیغہ زبان پر جاری ہوا۔ مولوی صاحب! آپ کے کئی درجن مولوی موجود ہیں ان سے دریافت کر لیا ہوتا یا کسی کتاب ہی میں دیکھ لیا ہوتا مگر اتنی لیاقت ہو تو سمجھیں۔

(ماخوذ از مناظرہ سنجھل)

از اول تا آخر پورا مناظرہ سنجھل حرف بحرف پڑھتے جائیے مگر مجال ہے کہ منظور نے اس سوال پر کہیں چوں بھی کیا ہو۔ وہابیہ دیابنہ کی شکست فاش پر مناظرہ ختم ہوا۔ آخر میں ڈیڑھ سو سوالات ان کی نازک کمر پر لاد دیئے گئے۔ جن میں سوال نمبر ۱۲ ار ”مغیبات“ کے اعراب کے تعلق ہی سے تھا۔ آج تک جواب ندارد۔

سنجھل میں یہ مناظرہ ۱۳۷۴ھ میں ہوا تھا۔ اس کے پانچ سال بعد ۱۳۵۲ھ میں اوری ضلع عظم گذھ میں پھر منظور

سنجلی سے مناظرہ منعقد ہوا۔ اس بار منظور کی پشت پڑیڑھ سمولویوں کا جھنڈ سوار تھا۔ منظور نے پھر وہی "مغیبات" کو بضم الہم و کسر الغین و سکون الیا پڑھا۔ اب مناظرہ اوری کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"اس پر حضرت شیرپیشہ الہلسنت نے ٹوکا کہ یہ کیا صیغہ ہے تو سنجلی صاحب بہوت ہو گئے۔
سنجلی صاحب کی بے بسی و بے کسی اس وقت قبل تماشا تھی۔ شیرپیشہ الہلسنت نے فرمایا چار پانچ برس ہوئے
کہ سنجلی میں بھی آپ نے یہ صیغہ غلط پڑھا تھا۔ اور تین روز کے پیہم مطالبوں، تقاضوں پر بھی آپ اس
کو صحیح نہ پڑھ سکے۔ افسوس کہ طویل مدت میں بھی آپ کو ایک صحیح لفظ معلوم نہ ہو سکا اچھا آپ کی پشت
پر جو ڈیڑھ سمولوی موجود ہیں ان سب سے پوچھ کر جواب دیجئے!"
(ما خوذ از مناظرہ اوری)

اس مناظرہ کو بھی ازاول تا آخر کمل پڑھ لیجئے مگر جواب ندارد۔ حضرت شیرپیشہ الہلسنت نے اس تیم علمی اور بے بسی کو دیکھ کر اتنا اوفر مایا کہ: "مجھے یہی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین کے بڑے بڑے مولویوں کو میزان و
مشعب بھی نہیں آتی اور ان کو اتنی بھی لیاقت نہیں جتنی مبتدی طلبہ کو ہوتی ہے۔" اتنا فرمایا کہ اصل موضوع کی جانب رغبت فرمائی۔
سنجلی صاحب نے مبتدی طلبہ سے گیا گزار مجعع عام میں سمناتو گوار کر لیا مگر جواب کے نام پر لب کشائی بھی نہ کر سکے اور کرتے
بھی تو کیسے؟ کہ حقیقت بھی وہی تھی ورنہ سوچئے کہ تین دن سنجلی اور پھر پانچ سال بعد "اوری" اتنی طویل مدت میں پوری
جماعت وہابیہ لفظ "مغیبات" کا اعراب تک درست نہ کر سکی۔ ممکن کہ آپ اسے صرف مولوی منظور اور اس کے پشت پناہ
مولویوں کی جہالت تصور کریں مگر حقیقت اس سے پرے ہے۔ اس جماعت میں جہلا ہی جہلا ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو اللہ
و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان عظمت و رفتہ سے یکسر اعلام ہوا سے بڑا جاہل کون ہو سکتا ہے؟
مناظرہ اوری ۱۳۵۲ھ میں ہوا تھا۔ اب اس سے چودہ سال پہلے ۱۳۳۸ھ میں چلنے۔ یہ مناظرہ ہلدوانی ہے۔ محض

اٹھارہ یا ایکس سال کی عمر میں حضرت شیرپیشہ الہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت نے پہلا مناظرہ فرمایا تھا۔ مقابل میں وہابیوں دیوبندیوں
کے پرانے چاول مولوی لیسین خام سرائی تھے۔ اولاً حضرت شیرپیشہ الہلسنت کی کم عمری کو دیکھ کر اپنے شاگردوں کو بھیجا۔ ان کی
اقراری ثناست کے بعد خود رہ نہ سکے اور میردان مناظرہ میں کو دپڑے۔ پھر خام سرائی صاحب کی کیاخوب جامت ہوئی یہ تو
"مناظرہ نونہال" یعنی مناظرہ ہلدوانی میں ملاحظہ کریں۔ جو پہلی جلد کا باعتبار سن پہلا مناظرہ ہے۔ اور ابھی تک شائع نہ ہو سکا
تھا۔ اس مناظرہ میں بھی خام سرائی صاحب نے "مغیبات" پڑھا۔ حضرت نے سوال کیا کہ:

حضرت شیرپیشہ الہلسنت: جناب یہ مغیبات میم کے پیش کے ساتھ کیا ہے؟

خام سرائے صاحب: اسم فاعل ہے!

حضرت شیرپیشہ الہلسنت: کس باب سے؟

خام سرائے صاحب: باب افعال سے۔

حضرت شیربیشہ اہلسنت : تو معنی یہ ہوئے ”علم ان چیزوں کا جو غائب کرنے والی ہیں،“ نہیں معلوم کس کو غائب کر دینے والی ہیں؟

خامسرائے صاحب : یہ مغیبات ہے باب تفعیل سے۔

حضرت شیربیشہ اہلسنت : معنی تواب بھی وہی رہے؟

خامسرائے صاحب : (شاگرد سے مشورہ لے کر) نہیں یہ باب افعال سے ہے۔

حضرت شیربیشہ اہلسنت : اس کا مصدر کیا ہے؟

خامسرائے صاحب : غیبت۔

حضرت شیربیشہ اہلسنت : اس میں تعیل کیا ہوئی اور اصل کیا ہے؟

خامسرائے صاحب : (بہت دیریک سوچ کر) یہ مغیبات ہے۔

حضرت شیربیشہ اہلسنت : آپ کو معلوم ہے کہ غیبت لازم ہے یا متعدد اور لازم کا بلا واسطہ اسم مفعول آتا ہے یا نہیں؟

خامسرائے صاحب : اچھا آپ بتائیے کیا ہے؟

حضرت شیربیشہ اہلسنت : یہ مغیبات ہے باب تفعیل سے اسم مفعول۔

(مناظرہ ہلدوانی)

اب حضرت شیربیشہ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ فقرہ جو منظور سے کہا تھا پھر سے پڑھئے اور غور کیجیئے کہ محض طنز تھا یا حقیقت تھی کہ ”وہا بیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے بڑے بڑے مولویوں کو میزان مشعوب بھی نہیں آتی۔ اور ان کو اتنی بھی لیاقت نہیں جتنا مبتدی طلبہ کو ہوتی ہے۔“ حقیقت تو یہ ہے کہ جتنا خامسرائی صاحب میدان مناظرہ میں بد کے، بد لے، مچلے ہیں اتنا اگر ہماری درس گاہ میں سطحی جماعت کا سب سے پچھے سر جھکا کر، چھپا کر بیٹھنے والا طالب علم بدلتا تو اس کا کم از کم جماعت کے وقت بھر مرمغبانا طے تھا، اس عظیم حرم کی اس سکم کوئی دفعہ ہمارے آئین میں موجود نہیں ہے۔ اور یہ ہیں وہا بیوں کے اتنی سال کے کے پرانے چاول۔ پھر نئے نویلے چاولوں کا تو پوچھنا ہی کیا؟

مباحثت کے درمیان موضوع خاص کے علاوہ اگر ضمانتاً عقائد، فقہ، اصول فقه، حدیث، اصول حدیث، تفسیر، منطق، نحو، صرف، تاریخ، لغت، بیان، معانی وغیرہ کے مسائل چھڑ جاتے پھر اس بحر علم کی اچھاں مارٹی موجیں قابل دید ہوتیں۔ اور ساحل پر بیٹھا فراد اس علمی ہائی ٹائڈ سے لطف انداز ہوتے۔ یوں معلوم ہوتا کہ یہی موضوع مناظرہ تھا۔ مناظرہ متوں اس پر عرق ریزی کر کے آیا ہے۔ اتنے کثیر مختلف علوم و فنون کا جاننا الگ ہے۔ اور ان کا بروقت استحضار ملکہ دگر ہے۔ اور میدان مناظرہ میں حاضر عنده المدرک ہی سے کام و واسطہ رہتا ہے۔ ورنہ وقت گذرے جواب یاد آنے کا مطلب ہی کیا بچتا ہے۔ یعنی تختہ بر ق بار سے صرف لیس ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے استعمال کے ہنر سے واقفیت اور موقع پر اس کا استعمال کر لے جانے والے ہی

کو شہسوار اور مردمیہاں کہتے ہیں۔ اور یہاں اس فن پر اس بلا کا عبور کردیکھنے والا بے ساختہ کہہ اٹھے۔
ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خداۓ بخشنده

مناظروں کے مطالعہ کے دوران اس کی مثالیں آپ کو جا بجا ملیں گی۔ ایک مجھ سے بھی سنتے چلے۔

سنن جمل میں کفریات دیوبندیہ اور علم غیب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر مناظرہ چل رہا ہے۔ حضرت شیر بیشہ الہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مقابل میں مفتر و زمانہ، منظور دیابنہ، مولوی منظور سنن جمل ہے۔ اچانک منظور موضوع مناظرہ سے صرف نگاہ کر کے سوال کرتا ہے کہ ”قرآن کریم حضور کی وفات سے کس قدر قبل مکمل ہوا؟“ حضرت شیر بیشہ الہلسنت نے فرمایا: ”اس پر بحث کچھ مفید نہیں اس مسئلے میں ہمارا آپ کا اختلاف نہیں۔ مسئلہ علم غیب میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے اس پر بحث فرمائیے۔ بے نتیجہ بحث کا کیا حاصل ہوگا؟“ مباحثہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کے یہ فرمانے کے بعد منظور کو شاید محسوس ہوا کہ آج موضوع سے ہٹ کر ایک خارجی تاریخی مسئلہ میں اپنی تعلیٰ بھگارنے کا خوب موقع ہاتھ آیا ہے۔ فوراً بولا ”میں کہتا ہوں مولا نا کو معلوم ہوتا تو ضرور بتادیتے۔ اگر معلوم ہے تو بتادیجتے۔ اور اگر نہیں معلوم تو فرمادیجتے۔ میں نقل صحیح سے تماں نزول قرآن کی صحیح تاریخ بتاؤں گا۔“ حضرت شیر بیشہ الہلسنت نے دوبارہ پھر فرمایا کہ اتفاقی مسئلہ کو بحث میں لانے کا کیا موقع ہے۔ اگر کچھ جرأت ہے تو اصل مسئلہ کے نتغلق جلد بحث شروع فرمائیے۔“

شاید حضرت کے یہ فرمانے کے بعد منظور کے گمان فاسد کو مزید تقویت حاصل ہوگئی۔ اسی لئے پھر بولا ”تیسرا مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں۔ اس مرتبہ صاف صاف بتائیے کہ پورا قرآن شریف کب نازل ہو چکا؟“ اگر اب بھی آپ نے نہ بتایا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ مولا نا کو معلوم نہیں۔“

حضرت نے تیسرا بار بھی منظور کو اصل موضوع کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ”آپ مجھ سے میرے دعے پر دلیل طلب فرمائیے پھر اس پر منع یا نقص یا معارضہ لائیے۔ آپ ان باتوں سے فرار فرماتے ہیں۔ تماں نزول قرآن کی تاریخ پوچھتے ہیں۔ میں کہہ چکا کہ اس میں ہمارا آپ کا کوئی اختلاف نہیں۔“ اب کی منظور کو تبیین کامل ہو چلا ہوگا کہ آج فروعی مسئلہ پر ہی سبی مگر خوب موقع ہاتھ آیا۔ بڑے خبر سے بولا ”آپ کو تاریخ معلوم ہے یا نہیں؟“

اب کے جلال مظہر اعلیٰ حضرت اپنے عروج پر جا پہنچا اور اس علمی سمندر میں جو فلک بوس موجیں نمودار ہوئیں تو خاص اس ایک مسئلہ میں ایک دو نہیں بلکہ آٹھ اقوال ثمار فرمادیے۔ آپ فرماتے ہیں:

”خداو رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے مجھے معلوم ہے۔ سنبھے میں بیان کئے دیتا ہوں۔ تاریخ تماں نزول قرآن میں بہت اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں آٹھ قول ہیں۔ (۱) حضور کے وصال شریف سے آکیا سی روز پیشتر (۲) یا ستا سی روز (۳) یا کیا نوے روز (۴) یا بانوے روز (۵) یا نو دن قبل (۶) یا کیس دن قبل (۷) یا سات دن پہلے

(۸) یا تین ساعت پیشتر نزول قرآن عظیم ختم ہوا۔ اکیاسی روز والے قول پر حدیث پڑھتا ہوں۔ ابن جریر نے ابن جرج کے تخریج کی کہ۔ ”مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ هَذَهُ الْآيَةُ أَحَدِي وَثَمَانِينَ لَيْلَةً قَوْلَهُ تَعَالَى الْيَوْمَ أَكَمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ“، یعنی آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیاسی رات دنیا میں تشریف فرمائے۔ کہئے آپ کی فہمِ تنگ میں اب بھی داخل ہوایا نہیں، فرمائیے اس بحث سے آپ کو کیا فائدہ ہوا؟ اب تو جو آپ کی ہٹ تھی اُسے میں نے پورا کر دیا۔ اب مسئلہ علم غیر پر گفتگو شروع فرمائیے!“۔

حضرت شیریشہ اہل سنت کی اس علمی سطوت و عظمت کے مشاہدے کے بعد منظور اپنی ساری تعلیٰ اور اہم چوکڑی بھول چکا تھا۔ یہ مباحثہ مناظرے کی ابتداء کے ہیں۔ حضرت کی اس علمی جلالت کا پھر ایسا رعب و دبدبہ قائم ہوا جس کو ہر قاری مناظرے کے آخر تک محسوس کرے گا۔ یہ فرمایا حضرت مولیٰ ناصر جلیل احمد صاحب حنفی کا پوری علیہ الرحمہ نے۔
بزم مناظرہ میں دلائل کی ضرب سے دنیاۓ ارتاد میں طوفان ہے آج بھی

اور حضرت سید ظفر احمد صاحب فقیری علیہ الرحمہ اس علمی شان و شوکت کو دیکھ کر یوں زمزمه خواں ہوئے ہے۔

تاب ہے کس میں کہ جو سامنے تیرے آئے پر تو شیرخدا مظہر اعلیٰ حضرت

اسی طرح مناظرہ ”گیا“ میں مدعا اور مدعی علیہ کی تعریف پر گلستان علم میں جو نئے نزائل پھولوں نے جنم لیا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخالف کی مہینوں کی محنت صرف چند بخنوں میں ایسی خشک ہو کر دھول ہوئی کہ ماں و بیہاں کبھی نبی تک نہ رہی ہو۔ مجبوراً حواس باختہ و سراسیمہ ہو کر زبانی اقراری شکست تسلیم کرنی پڑی تھی۔ اور یہ دو چند واقعات ہی کیا ایسے کتنے ہی واقعات آپ کی سطوت علمی پر شاہد عمل ہیں۔ ع ”ایں نہ بحریت کہ در کوزہ تحریر آیہ“ یقیناً اس سمندر کو کوزہ تحریر میں سما دینا ناممکن ہی بات ہے۔

حضرت شیریشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینکڑوں سوالات وہا بیوں، دیوبند بیوں وغیرہ کی نازک کروں پر آج بھی لدے ہوئے ہیں۔ جن کے بھاری بھر کم وزن سے ان کی نازک کریں پچھتی ہیں، مٹکتی ہیں، ٹوٹتی ہیں۔ پھر بھی عالم یہ ہے کہ مارے بے حیائی کے عجیب و غریب غمزے دکھاتی ہیں۔ ان سوالات قاہرہ کی اجمالی فہرست سرسری نگاہ سے جو فقیر نے تیار کی وہ یہ ہے۔

منظارہ سنن حلیل میں ڈیڑھ سو سوالات،

منظارہ مالیگاؤں میں چوبیس سوالات،

راندیر ضلع سورت میں اکیس سوالات،

ادری ضلع عظیم گلہڑ میں ڈیڑھ سو سوالات،

پادرہ میں چوالیس سوالات،
”اعضوب السنیہ“ میں چوالیس سوالات،
”اعضوب السنیہ“ کے چوالیس سوالات میں دلیرانہ و شیرانہ انداز جلال اور اظہاراً للصواب کا خوب خوب جو خیال
تھا وہ آخر کی ان سطروں سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے ملاحظہ ہو:

”در ہنگی جی! ہمیں حق تھا سوالات مناظرہ کو وقت مناظرہ تک ظاہرنہ کرتے تاکہ میدان مناظرہ میں آپ کو اور زائد
پریشانی ہوتی۔ مگر ہمیں محض احقيق حق منظور ہے۔ کہ پہلے سے یہ سوالات بتادیئے کہ سو جھلو، بوجھلو، سمجھلو! اور ہو سکے
تو ان سوالات پر مناظرہ کر کے اپنے اوپر سے اور اپنے بڑوں پر سے کفروں کے پہاڑ ہٹالو۔ یہ رسالہ یعنی تعالیٰ حچھپ کر بذریعہ
رجسٹری آپ پر نازل ہو گا۔ تاریخ وصول سے تین مہینے کی آپ کوچھٹی ہے۔ اگر آپ کے اندر کچھ بھی حیا، شرم غیرت ہے تو اپنی
ہی پیش کی ہوئی شرط پر قائم رہ کر ان سوالات پر مناظرہ کیلئے تیار ہو جائیں اور اگر مردوں کے آگے آنے کی آپ کو ہمت نہ ہو تو
پردے ہی کے اندر بیٹھ کر ان سوالات قاہرہ کے نمبر وار جواب لائیے۔“ (اعضوب السنیہ)

تین مہینے کیا آج نوے سال سے زائد کم و پیش صدی بھر کا عرصہ ہونے کو آیا۔ رسالہ چھپا بھی، بذریعہ رجسٹری نازل
ہوا بھی۔ مگر مجال ہے کہ ان میں ایک بھی سوال کا جواب درکنار، ہاتھ تک لگایا ہو۔ کفر کا پہاڑ ہٹانا تو دو راس کو قدرے موئے سر
بھی کھسکایا ہو، ہلا یا ہو۔ اللہ انھیں غارت کرے کہ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ فیض آباد، پنجاب، موراویاں وغیرہ کے کتنے ہی سوالات ہنوز ادھار ہیں۔ ان گرال بار قرضوں سے سبد و شش
ہونا بلیس کی پوری ذریت کی طاقت سے فزوں تر ہے۔ اور یہ کیا جواب دیں گے جب ان کے بڑے پرانے، پر کھے سیا نے
ان بوجھوں کے تنلے دبے رہے، جھکے رہے، تا آں کہ اس دارفنا سے فنا فی النار ہو گئے۔ مگر سوالات قاہرہ لا جواب ہی رہے۔
حضرت جلیل احمد صاحب خشنقی کا نپوری علیہ الرحمہ نے صحیح توکہا ہے

قائم ہیں وہ سوال کہ جن کے جواب سے دنیا نے نجدیت تھی دام ہے آج بھی
سب شرک کہنے والے جسم چلے گئے میلا د مصطفیٰ پہ چرا گاں ہے آج بھی
مہوت ہو کے رہ گئے سب زاغ دیوبند شیر رضا کا مرغ غزل خواں ہے آج بھی

حضرت شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہ مناظرے کیلئے مردوں کے ساتھ فرعی مسائل پر تعین موضوع
سے سخت منع فرماتے۔ اور اصول پر مباحثہ کرنے کی تاکید فرماتے۔ مناظرہ سورت میں حضرت عازی اہلسنت محبوب ملت قدس
سرہ کو ایک خط میں سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مرتدوا کفر آمین بحرمة حبیہ الانور علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم
وحزبه الصلوٰۃ السلام۔ علیکم السلام ورحمة وبرکاتہ

اللہ ورسول جل جلالہ وصلی المولی تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم کو مناظرہ سورت میں بھی سامروی خبیث اور اس کے ہر ایک ہم نوا مردود پر بین فتح مبین ونصرت قاہرہ وظفیر عظیم عطا فرمائیں، آمین گھر حضور علیٰ حضرت قبلہ رضی المولی تعالیٰ عنہ نے مرتدوں کے ساتھ کسی فرعی مسئلہ پر مناظرے سے نہایت ہی شدت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ مقامی ماحول سے مجبور ہو کر اگر کبھی کسی مسئلہ فرعیہ پر مباحثہ میں منظور بھی کر لیتا ہوں، تو میدان مناظرہ میں بحث کو فروسلام ہی پر بعوہ تعالیٰ وبعون جبیہ صلی المولی تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لے آتا ہوں مثلاً یوں کہ تراویح کی بیں رکعت ہونے کا ثبوت آپ قرآن عظیم و حدیث کریم سے چاہتے ہیں یا جماعت و قیاس سے؟ غیر مقلد ضرور قرآن و حدیث سے ثبوت کا مطالبہ کرے گا۔ تو کیا آپ کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے؟ قرآن خدا کا کلام ہے اور اس کو آپ کاذب بالامکان مانتے ہیں۔ حدیث، رسول کا کلام ہے اور اس کو آپ خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل اور ذرا ناقص سے بھی کم تر اور غیب کے علم سے یکسرعا جزو ناداں اور نماز میں ان کے خیال لانے کو نیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہا بتر جانتے ہیں۔ [جل جلالہ وصلی المولی تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم] تو جو شخص خدا و رسول کا یہی صفات سے متصف جانتا ہو، اس کا ان کے کلاموں پر ایمان کب ہو سکتا ہے۔ اس طرح آپ کا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا کہ ہم دہلوی کے مقلد نہیں۔ ہمارا ایمان یکروزی و تقویت الایمان و صراط مستقیم پر نہیں۔ ہمارا ایمان تو قرآن و حدیث پر ہے۔ آپ کو فتویٰ دینا پڑے گا کہ یہ کتنا بیس کفری ہیں یا نہیں اور ایسے اقوال لکھنے والا اسما علی دہلوی مسلمان ہے یا نہیں؟

[عبدالرضا]

اور امام اہلسنت مجدد دین وملت حضور علیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے ہیں:

”وہ کہ مسلمان ہی نہیں، انہیں ایسے فروعی مسائل اسلامی میں نیا داخل دینے کا کیا یحق؟ ان سے تواصل پر گرفت کی جائے گی۔ کہ مقتدی فاتحہ پڑھنے پڑھنے، آمین جھر سے کہے یا آہستہ، تراویح آٹھ رکعت ہوں یا میں، و ترا ایک ہو یا تین یہ تو سب اس پر موقوف ہے کہ نماز بھی صحیح ہو۔ جس کا اسلام صحیح نہیں اس کی نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ وہ ان مسائل میں اس طرف عمل کرے تو اس کی نماز باطل، اس طرف عمل کرے تو باطل۔ پھر لا یعنی فضول زق زق سے کیا فائدہ!“

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ مترجم)

حضرت شیر پیغمبر سنت فرماتے تھے کہ احراق حق و ابطال باطل میں میں نے مناظرے کو نہایت موثر پایا۔ وہابیہ کی سالہا سال کی محسنوں اور عزائم پر دو چند ایام میں ہی مکمل پانی پھر جاتا ہے۔ بایس و جمدت العرب دینی مصروفیات و مذہبی مشاغل

میں مناظرے کو فو قیت دیتے۔ ایک خط میں آپ فرماتے ہیں:

”جبل پور میں محض عرس شریف تھا جس میں بکثرت علمائے اہلسنت مدعو تھے۔ اور بھاگلپور میں وہابیہ مردو دیہ کی جماعت احتلامی کے ساتھ زبردست مقابلہ تھا۔ اور ان کے مقابل اس وقت وہاں کوئی اور سنی مبلغ و مناظر نہ تھا۔ او فقیر کا دستور قدیم ہے کہ جب کہیں مناظرہ ہوتا ہے تو فقیر کا سارا پروگرام ملتی ہو جاتا ہے۔ لیکن مناظرہ و مقابلہ ہر گز ملتوی نہیں ہوتا۔“

(مکتوبات مظہر علیحضرت جلد ۲ ص ۷۷)

اور میدان مناظرہ ہی کی کیا تخصیص، وہابیہ دیابنہ نے رسائل و جرائد یا جہاں بھی مقدس دین اسلام پر شب خون مارنے کی ناپاک و ناکام کوششیں کی ہیں اس پر نہ صرف یہ کہ گہری نظر ہے بلکہ بروقت دندال شکن اور پر زور جواب بھی دیا ہے۔ اس کی نظیر اس خط میں ملاحظہ کریں:

”آپ کا محبت نامہ بچنا۔ ”آنینہ بکھر وی، ”کارڈ بر ق خداوندی ردد بد دینی وہابی دیوبندی، ”برادر مولیٰ بن محبوب علیخاں سلمہ رہب لکھے ہیں۔ جس کو میں دیکھ بھی چکا ہوں۔ رسالہ بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ وسلم مکمل ہے۔ بزم قادری رضوی کا پیور بھی اس کی اشاعت میں اعانت کیلئے سورپے برادر مسلم رہب کو میرے حکم سے بھیج دے۔ اس سے زائد جو کچھ خرچ ہو گا وہ بمبی کی انجمان تبلیغ صداقت ادا کر دے۔ نیا سالہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ ”لطائف رشیدیہ“ اور ”جهد المقل“ حصہ اول و حصہ دوم ایک ایک نسخہ کا پورے خرید کریا کسی وہابی کتب خانے سے فوراً جلد بہت جلد نہایت ہی جلد ضرور ضرور میگوا کر میرے نام بھجواد بجئے۔ اس کام میں ہر گز ہر گز تا خیر نہ ہو۔ (مکتوبات مظہر علیحضرت جلد ۲ ص ۹۱)

یہی سب وجوہات تھیں کہ لاچار و مجبور، عاجز و مہبوت وہابیہ دیابنہ نے ایک مناظرے میں شکست کے بعد آپ کو پان میں زہر دے دیا۔ ایک خط میں آپ اس کا مختصر آذ کر تے ہوئے فرماتے ہیں:

”وہ بڑوں دیو کے بندوں ہنّم اللہ الواحد القهار سے مناظرے کے بعد رسولی ضلع بارہ بنکی جانا ہوا تھا۔ وہیں کسی بے ایمان نے پان میں کسی قسم کا زہر ملا دیا کہ آواز تو اسی وقت سے بالکل ہی بیٹھ گئی۔ اور اسی دن سے نزلہ حارہ کے شدید انصاریاب میں بتلا ہو گیا۔ کھانسی کی شدت و کثرت کی وجہ سے دوپہر کو اور شب میں سونا بھی دشوار ہو گیا۔ کھانا کھانے، چائے پینے میں سخت پہنڈے لگتے ہیں۔ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم مجھ گنہگار سگ بارگا و قادری رضوی کو جملہ روحانی و جسمانی بیماریوں سے شفاء تام کامل جلد بخیشیں۔ اور آپ سب ہم سب کو اسلام و سنت و قادریت و رضویت ہی پر حیات و ثبات واس تقامت بخیر و عافیت و فرحت و مسرت فتح و نصرت و عزت و حرمت و نعمت و برکت اور پھر اسی پر حُسْنِ خاتم۔ باخیر عطا فرمائیں۔ اور وہ بڑوں دیو کے بندوں کے ہر ایک مکر سے اور تمام دشمنان اسلام و اعداء میں سُنیت کے ہر ایک مکرا و ہر ایک شر سے ہمیشہ بچائیں۔ (مکتوبات مظہر علیحضرت جلد ۲ ص ۱۱۱)

جس زہر کے اثر نے بعد میں عوکیا اور ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ میں شہادت سے مشرف ہوئے۔

وہ کہتے تھے نبی کے نام پر گزر ہر بھی مل جائے پی لیں گے
شہید ملت اسلامیے کاغذ ہے سینے میں شہادت ان کوراں آئی محرم کے مہینے میں
مولیٰ تبارک و تعالیٰ موجودہ تینوں شہزادگان حضور مظہر علیٰ حضرت (رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ) یعنی فاتح شیر حشمتی شمشیر
آفت جان وہابیت و حکلیت شیر ہندوستان حضرت علامہ مولیٰ الحاج الشاہ مفتی محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ شمشتی وزینت
آرائے منصب حشمتیت جانشین شیر بیشہ سنت سر شکن وہابیت دیوبندیت قاطع کفر و ضلالت حضرت علامہ مولیٰ الحاج الشاہ مفتی
محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ شمشتی مفتی عظم شہر پیلی بھیت شریف و پاسان مسلک علیٰ حضرت ہادم قصر وہابیت دیوبندیت
صوفی باکرامت ناصر ملت حضرت علامہ مولیٰ الحاج الشاہ محمد ناصر رضا خاں صاحب قبلہ شمشتی دامت برکاتہم القدسیہ
و عمّت فیوضہم المسارکہ کے سایہ رحمت ہم سب غربائے اہل سُنّۃ پر دراز سے دراز تفرماۓ جن کے سایہ تلے حسد و رقبت،
بغض وعداوت کی کڑی سے کڑی شدید دھوپوں میں بے خوف و خطر چلتے رہے۔ ایک سنگ میل عبور ہوا تو دوسرے کی طرف
بڑھتے رہے۔ اور اگر مولیٰ تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا تو یوں ہی خدمات دین و سنبت کرتے
ہوئے لا خوف علیہم ولا هم يجزونون والوں کا دامن کم تھا، مریدی لاختف کے زیر سایہ چلتے ہیں گے۔ اللہ
تعالیٰ ہمیں اس سائے میں کرے اور اسی سائے میں رکھے۔ پھر اسی سائے میں اٹھائے آمین۔

مناظرات میں محققین بالخصوص شہزادگان ناصر ملت برادرم حضرت مولیٰ احمد مشاہ الحشمت صاحب و برادرم
مولیٰ احمد مناقب الحشمت صاحبان سلمہ مارہماں لا اُلّق صد تحسین و تبریک ہیں جنہوں نے تصحیح میں اہم کردار ادا کیا۔
ان مناظروں کی رواد کو رب عز و جل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل فیض بخش عام فرمائے آمین
ثم آمین بجاه حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیٰ آله و صحبہ و بارک و سلم۔

نقیر سگ بارگاہ مشاہد

محمد فاران رضا خاں حشمتی غفران القوی

آستانہ عالیٰ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

و نائب صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر گوڈہ

۱۹ ارجب المرجب ۱۴۳۲ھ مطابق ۵ مارچ ۲۰۲۱ء عیسوی روز جمعہ مبارکہ